علوم اِسلامیہ میں تحقیقی مقالے کے موضوع کا اِنتخاب اور خاکہ سازی:

جدید رہنما اُصول اور طریقے

Selecting a Research Topic and Preparing its Synopsis: Current Techniques and Means for the Researchers in Islamic Studies

خورشید احمد سعیدی*

Abstract

There is ever-growing number of MS and PhD students along with general researchers in Pakistan who are in need of improved rules, principles, and sources to choose a researchable topic and prepare its logical synopsis in the vast area of Islamic Studies. Although there are authors who have written a number of books on research methodology in Urdu language, most of them address the researchers in Urdu language and literature. There are a few books written to guide the researchers in Islamic Studies. However, they neither cover the needs of current community of researchers nor they point out the support of the Higher Education Commission of Pakistan for the researches.

After reviewing the available literature and noting many deficiencies in the books of research methodology in Urdu language, this paper contributes to fill the gap to some extent. To save the time of the researchers in choosing a relevant topic, to enable them to start their work without any serious problem and to play their role in the development of the nation, this paper addresses three basic questions. They are: What are the current and researchable fields and areas in the vast discipline of Islamic Studies? What are the most logical steps and stages in choosing a researchable top in any specialization of Islamic Studies? How to write an acceptable synopsis for research in Islamic Studies?

In this way, this paper is divided into three parts. In the first part, it points out various areas and fields of research; in the second part, it explores the steps, means and ways to choose an appropriate topic; and inthe third part, it points out the latest sources of data provided by HEC, HEC-approved supervisors and journals, magazines in Urdu and Arabic languages, and online libraries in Urdu and Arabic languages. In general, this paper is constructive, suggestive and instructive.

---

* لیکچرر، شعبہ تقابل ادیان، کلیہ اُصول الدین (اسلامک اسٹڈیز)، اِنٹر نیشنل اِسلامک یونیورسٹی، اِسلام آباد، پاکستان۔

پاکستانی جامعات میں بی ایس، ایم اے، ایم ایس/ ایم فل اور پی ایچ ڈی اور بعض دینی مدارس میں علوم اسلامیہ کے طلبہ کے لیے مروّجہ نظامِ تعلیم و تربیت کے آخری مرحلہ میں طلبہ کو آخری درجہ، سمسٹر، سال یا مقررہ مدت میں ایک تحقیق طلب موضوع پر مقالہ لکھنا ہوتا ہے لیکن مشکل مسئلہ یہ ہے کہ علوم اِسلامیہ کے موجودہ نظام تعلیم میں زیر تربیت طلبہ کی ایک بھاری اکثریت میں اپنے تحقیقی مقالہ کا عنوان خود منتخب کرنے کی صلاحیت پیدا نہیں ہوتی۔ اُن میں سے بعض طلبہ جو اپنے تحقیقی مقالہ کا عنوان خود منتخب کرسکتے ہیں وہ تحقیق کے ابتدائی مراحل کا مناسب علم نہ ہونے کی وجہ سے ایک قابلِ قبول موضوع اور لائق تعریف مقالہ تیار نہیں کرسکتے۔ یہ صورت حال صرف دینی مدارس کے طلبہ تک محدود نہیں، یونیورسٹیوں کے طلبہ و طالبات کی اچھی خاصی تعداد کا بھی یہی حال ہے۔ اِس مشکل مرحلہ میں مدد کرنے کے لیے اُردو زُبان میں تحقیق اور اُصولِ تحقیق کے موضوع پر کئی اَساتذہ اور ماہرینِ فن نے قلم اُٹھایا ہے اور علوم اسلامیہ، عربی و اُردو زبان ادب اور شعبۂ تعلیم کے طلبہ کی مشکلات، کمزوریوں اور ضروریات کو پورا کرنے کے لیے بہت سی کتب شائع کی ہیں۔ اُن کتب کے مشمولات پر طائرانہ نظر ڈالیں تو یہ کتب مختلف گروہوں میں تقسیم نظر آتی ہیں۔ اُن میں سے بعض علوم اسلامیہ و عربیہ میں تحقیقی فکر اور تصورات کو پروان چڑھانے کے لیے لکھی گئی ہیں، بعض علوم اسلامیہ و عربیہ میں فنی نقطۂ نظر سے لکھی گئی ہیں، کچھ اُردو و عربی زبان وادب میں تحقیق کرنے والے طلباء اور اسکالرز کے لیے قلم بند کی گئی ہیں، اور کچھ تحقیق سے متعلق مقالات و مضامین پر مشتمل ہیں۔ عمومی لحاظ سے اور اپنی اپنی جگہ پر یہ کتب بہت مفید ہیں لیکن اگر علوم اسلامیہ میں تحقیق کے معاصر رُجحانات، تحقیق کاروں کی صلاحیتوں اور اُنکی مشکلات کا بنظر غائر جائزہ لیں تو اُن کتب میں بہت سے اُمور اَدھورے اور ناکافی ہیں جیسا کہ ذیل میں صرف علوم اسلامیہ میں تحقیقی کام سے متعلق اہم کُتب کے ایک اِجمالی تعارف سے واضح ہے۔

تحقیق میں سوچ و فکر کو پروان چڑھانے والی کتب

عُلوم اسلامیہ میں تحقیق کے تناظر میں دیکھیں تو متعدد کتب ایسی ہیں جو تحقیق کاروں کی سوچ، فکر اور تصورات کے فروغ اور دُرستگی کے نقطۂ نظر سے لکھی گئی ہیں یعنی وہ فنی سے زیادہ فکری نوعیت کی ہیں۔ یہاں اُن میں سے چھ کتب کا مختصر تعارف پیش ہے۔

۱- پہلی کتاب ڈاکٹر محمد رفیع الدین کی ''اسلامی تحقیق کا مفہوم، مدعا اور طریق کار'' ہے۔ یہ اڑتالیس صفحات کی ایک مختصر مگر فکری جلا بخشنے والی کتاب ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے پینتیس نکات پر اپنے افکار پیش کیے

ہیں۔ جن میں سے کچھ یہ ہیں: اسلامی تحقیق کے معنی، میکانکی اور اصلی اسلامی تحقیقات، اصلی اسلامی تحقیق کے وظائف، میکانکی اسلامی تحقیق کے وظائف، مستشرقی تحقیق، مسلمان مستشرق کا اصلی کام، وحی اور عقل، موجودہ دور میں اسلام کو حکیمانہ افکار کا چیلنج، اسلامی تحقیق ہمارے لئے زندگی اور موت کا سوال ہے، غیر مسلم کو اسلام کا معتقد بنانے کا طریقہ، فلسفی کا طریق کار، ہمارے اسلامی تحقیق کے اداروں کے سامنے کرنے کا کام، سچا اجتہاد، علمائے متقدمین کی اسلامی تحقیق ہمارے زمانہ کے چیلنج کا جواب نہیں بن سکتی، اسلامی تحقیق کے فن کی تعلیم اور تربیت ضروری ہے، وغیرہ[۱]۔

۲- اس سلسلے کی دوسری کتاب ''مسلمان مؤرخین کا اُسلوبِ تحقیق: عصر خلفاء راشدین '' ہے۔ ایک سَو چھپن (۱۵۶) صفحات کی یہ کتاب محمد سعد صدیقی لکھی اور اس کے مواد کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ پہلے حصے میں تاریخ کا مفہوم اور تاریخ نگاری اور خلافت کا مفہوم واضح کیا گیا ہے؛ دوسرے حصہ میں حضرت ابو بکر صدیق، تیسرے میں حضرت عمر، چوتھے میں حضرت عثمان اور پانچویں میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خلافت کے بارے میں مسلمان مؤرخین کے اُسلوبِ تحقیق کے بارے میں مؤلف کے مقالات شامل ہیں[۲]۔

۳- اس سلسلے کی تیسری کتاب ''لائبریری سائنس کا ارتقاء اور مسلمانوں کی خدمات'' ڈاکٹر احمد خان کی تالیف ہے۔ اِس میں انہوں نے اپنے آٹھ اور قاضی احمد میاں اختر جوناگڑھی کے دو مضامین شامل کیے ہیں جن کے عناوین یہ ہیں: مسلمانان سلف اور جمع و مطالعہ کتب کا شوق؛ اسلامی اندلس میں کتب خانے اور شائقین کتب؛ اندلس میں ایک نمونے کا کتب خانہ؛ عہد اسلامی میں کتب خانوں کا نظم و نسق؛ مسلمانوں کا ذوق کتاب داری؛ مسلمانوں کا فنِ کتاب سازی و کتاب داری؛ قرونِ وسطی میں اسلامی کتب خانے اور اُن کا طریقہ کار؛ لائبریری سائنس کا ارتقاء اور مسلمانوں کی خدمات؛ وہ علم کے موتی کتابیں اپنے آباء کی؛ اور ہمارے علمی ورثے کی بربادی[۳]۔ اس کتاب کے سارے مضامین نئے تحقیق کاروں اور مقالہ نگاروں کے بہت مفید ہیں۔

۴- اسی سلسلے کی دو مفید کتابیں ڈاکٹر عمر فاروق غازی نے لکھی ہیں[۴]۔ ایک کتاب ''تحقیق کے اصول وضوابط احادیث نبویہ کی روشنی میں'' ہے۔ دو سَو چوبیس صفحات پر مشتمل اس کتاب کے دو باب ہیں۔ پہلے باب کا عنوان ''احادیثِ نبوی میں تحقیق کے اُصول وضوابط'' ہے۔ اِس میں پانچ فصول ہیں جن کے مباحث یہ ہیں: تحقیق کی ضرورت واہمیت، تحقیق کا مفہوم وتعریف، تحقیق کی غرض وغایت، تحقیق کے اُصول، اور تحقیق کے مصادر۔ دوسرے باب کا عنوان ''اُصول حدیث میں تحقیق کے اُصول وضوابط'' ہے۔ اِس میں چار فصول ہیں۔ اُن کے مباحث یہ ہیں: علم الحدیث میں تحقیق کے موضوعات مسائل اور تعریف، علم حدیث میں تحقیق

کے طریقے، علم حدیث میں تحقیق کے اصول وضوابط، اور علم الحدیث کے تحقیقی اصول وضوابط کا دوسرے علوم پر اثرات[۵]۔

۵- ایک سو تنتالیس صفحات پر مشتمل اُن کی دوسری "تحقیق کے بنیادی عوامل وارکان قرآن کی نظر میں" ہے[۶]۔ اِس کے پانچ ابواب ہیں جن کے عنوانات یہ ہیں: تحقیق کا مفہوم، تحقیق کے اغراض ومقاصد، تحقیق کے بنیادی عوامل وارکان، تحقیق کے تقاضے، اور تحقیق کے طریقے[۷]۔

۶- اس سلسلے کی ایک نئی کتاب "تحقیق: تصورات اور تجربات" ہے جس میں پروفیسر خورشید احمد، ڈاکٹر سفیر اختر اور ڈاکٹر محمد عمر چھاپرا کے پانچ مقالات شامل کیے گئے ہیں۔ ان مقالات کے عناوین "اسلامی تصورِ تحقیق، تحقیقی عمل میں سیاق وسباق کی اہمیت، تحقیق کا سفر، کتاب پر تبصرہ کا فن، اور عالمی مالیاتی بحران پر ایک نظر" ہیں۔ یہ کتاب دراصل اِنسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز اسلام آباد میں ۲۰۰۸ء تا ۲۰۱۰ء کے دوران نئے تحقیق کاروں کی تربیت کے لیے منعقدہ نشستوں میں پیش کیے گئے سینئر محققین کے لیکچرز کا منتخب مجموعہ ہے[۸]۔

اِن چھ کتابوں میں تحقیقی عمل کے فنی پہلوؤں اور مراحل سے متعلقبات انتہائی کم کی گئی ہے۔ یہ نہیں بتایا گیا کہ علوم اسلامیہ میں سے کسی علم یا فن میں تحقیق کے لیے موضوع کا انتخاب اور اُس کی خاکہ سازی کیسے کی جائے بلکہ قومی، علاقائی اور عالمی سطح پر ہونے والی مختلف الانواع تبدیلیوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے تحقیق کاروں کی فکر، سوچ اور تصورات کو وسعت دینے کے ساتھ ساتھ ترجیحات کی تشکیل نو پر ایک خاص نقطۂ نظر سے زور دیا گیا ہے۔

علوم اسلامیہ وعربیہ میں فنِ تحقیق کی کتب

علوم اسلامیہ وعربیہ میں نئے تحقیق کاروں کی رہنمائی اور اساتذہ کی مدد کرنے کے لیے بہت کم کتابیں لکھی گئی ہیں۔ اُن میں سے بھی صرف چند ایسی ہیں جو ایک لحاظ سے نصابی حیثیت رکھتی ہیں۔ اُن کا اجمالی تعارف ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱- اس سلسلے کی تازہ ترین کتاب "اُصولِ تحقیق" ڈاکٹر افتخار احمد خان[۹] نے لکھی ہے۔ دو سو آٹھ صفحات کی اس کتاب کو گیارہ اَبواب میں تقسیم کیا گیا ہے جن کے نام یہ ہیں: تحقیق، تحقیق کار اور نگران؛ تحقیق کی اقسام اور مناہج تحقیق؛ موضوع تحقیق کا انتخاب اور خاکہ کی تیاری؛ مصادر ومراجع کی تحدید؛ مواد کی جمع آوری، جانچ پڑتال اور حزم واحتیاط؛ تحقیق میں فرضیہ کی اہمیت، شروط وخصائص؛ مقالہ کی تسوید وتحریر اور معیاری مقالہ کی خصوصیات؛ مقالہ کی حوالہ بندی؛ مخطوطات کی تحقیق وتدوین؛ فہارس سازی؛ اور کتب اصول تحقیق وتدوین

مخطوطات۔ زیر نظر مقالے سے متعلق اس کتاب کا باب نمبر ۳ ہے۔ اس باب میں چار صفحات پر انتخاب موضوع اور شروط موضوع جبکہ خاکہ سازی کو تین سے کم صفحات میں زیر گفتگو لایا گیا ہے۔ یہاں خاکہ کے عناصر کے صرف نام لکھے گئے ہیں اُن کی نہ کوئی وضاحت ہے نہ کوئی مثالیں[۱۰]۔ مزید بر آں، مصنف نے سابقہ مطالعات کے جائزہ کے لیے ایچ ای سی کی وجہ سے اور انٹ رنیٹ پر دستیاب وسائل سے متعلق کوئی قابل ذکر بات نہیں کی۔

۲- اس سلسلے کی دوسری کتاب "اسلامی اصولِ تحقیق" پروفیسر ڈاکٹر محمد باقر خان خاکوانی[۱۱] نے لکھی ہے۔ تین سَو چھہتر صفحات کی اس کتاب کے متنوع موضوعات کو آٹھ ابواب میں پیش کیا گیا ہے۔ اِس کتاب کی تمہید میں مصنف نے تحقیق کے میدان میں مسلمانوں کے کارناموں تذکرہ کیا ہے؛ اسلام میں تحقیق کی حقیقت، اہمیت اور ارتقاء اور اصول تحقیق پر مفصل گفتگو کی ہے۔ اسلامی اصول تحقیق میں مصادر، مقاصد اور محقق کی خصوصیات پر بات کی ہے۔ تحقیق کی اقسام کے تعارف کے ساتھ ساتھ اردو، عربی اور انگریزی میں اصول تحقیق کی اہم کتب کی فہرست بھی پیش کی ہے۔ موضوع کے انتخاب اور خاکہ سازی پر بھی تفصیلی کلام کیا ہے۔ تحقیقی مقالہ کے مشمولات اور مراحلِ تحقیق کے اختتام پر زبانی امتحان تک طلبہ کو اپنے افکار اور تجربات سے آگاہ کیا ہے اور آخری باب میں اقتباسات، حواشی اور رسمیاتِ مقالہ پر کلام کیا ہے۔ اگرچہ مصنف نے پانچویں باب میں انتخابِ موضوع اور چھٹے میں اس کی خاکہ سازی پر تقریباً سینتیس صفحات صرف کیے ہیں لیکن علوم اسلامیہ میں معاصر میدانوں اور شعبہ ہائے تحقیق کی نشاندہی نہیں کی۔ اس کے ساتھ ساتھ خاکہ سازی میں بھی خاکہ کے عناصر کی تشریح و توضیح میں تشنگی پائی جاتی ہے[۱۲]۔ بالخصوص سابقہ کام کا جائزہ لینے کے لیے انٹرنیٹ پر دستیاب مفید وسائل اور معتبر لائبریریوں سے روشناس نہیں کروایا گیا حالانکہ اس وقت کے حالات میں طلبہ کا رجحان اس طرف زیادہ ہے۔

۳- اس سلسلے کی تیسری کتاب "اصول تحقیق" کے نام سے ڈاکٹر عبد الحمید خان عباسی نے لکھی ہے[۱۳]۔ مصنف کا تعلق چونکہ علوم اسلامیہ بالخصوص تخصص فی التفسیر وعلوم القرآن سے ہے اس لیے کتاب میں موضوع پر زیادہ چھاپ علوم اسلامیہ و عربیہ کی ہے۔ تین سَو پنتالیس صفحات پر مشتمل یہ کتاب سترہ ابواب میں تقسیم کی گئی ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے علوم اسلامیہ میں تحقیق سے متعلق مباحث کا احاطہ کرنے کی لائق تحسین کوشش کی ہے۔ کتاب کے باب نمبر ۴ کا عنوان "موضوع تحقیق کا انتخاب اور خاکہ" ہے۔ چار صفحات کے اندر موضوع تحقیق کے انتخاب اور سات صفحات میں موضوع تحقیق کا خاکہ بنانے کا طریقہ سمجھایا گیا ہے۔ چونکہ یہ

کتاب پہلی بار ۲۰۰۳ء میں منصۂ شہود پر آئی اور اس وقت پاکستانی طلبہ اور محققین کی رسائی انٹرنیٹ تک نہیں تھی۔ اس لئے علوم اسلامیہ میں تحقیق کے لیے آن لائن وسائل اور مصادر و مراجع پر کلام اور رہنمائی اس کتاب کے زیر نظر ایڈیشن میں نہیں ملتی۔ آج کے طلبہ کی مشکلات کو سامنے رکھیں تو موضوع کا خاکہ اور اس کے عناصرِ ضروریہ کو بیان کرنے میں بہت اختصار سے کام لیا گیا ہے۔ خاکہ کے بعض عناصر مثلاً اہمیت موضوع، اسباب اختیار موضوع، تحقیق کے اہداف وغیرہ اس باب میں شامل نہیں کیے گئے[۱۴]۔

۴- اسی طرح علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی نے علوم اسلامیہ و عربیہ میں ایم فل کی ڈگری کے طلبہ کے لیے چار کورس "اصول تحقیق"، "اسلام میں تحقیق کے اصول ومبادی"[۱۵]، "اطلاقِ تحقیق" اور "تحقیق نگاری" مقرر کیے ہیں۔ پہلا کورس ڈاکٹر ایم سلطانہ بخش جبکہ باقی تینوں کورس ڈاکٹر طفیل ہاشمی نے تحریر کیے تھے۔ اِن میں سے چوتھے کورس میں علوم اسلامیہ میں تحقیق کے لیے انتخابِ موضوع اور خاکہ سازی کے متعلق یونٹ نمبر ۲، ۳ اور ۶ میں گفتگو کی گئی ہے۔ اِن یونٹوں میں بہت مختصر رہنمائی ملتی ہے۔ کمپیوٹر اور انٹرنیٹ تک رسائی کی وجہ سے آج کی صورتِ حال کے پیش نظر علوم اسلامیہ میں تحقیق نگاری کے رُجحانات والے اُمور اس کتاب میں نہیں ہیں[۱۶]۔

۵- اسی سلسلے میں پروفیسر ڈاکٹر خالق داد ملک (چیئرمین شعبۂ عربی پنجاب یونیورسٹی لاہور) نے "عربی، اسلامی علوم اور سوشل سائنسز میں تحقیق و تدوین کا طریقہ کار" کے نام سے ایک ضخیم کتاب لکھی ہے[۱۷]۔ یہ بنیادی طور پر دو ابواب میں منقسم ہے۔ پہلے باب کی چھ فصلوں میں تحقیق کی اقسام، تحقیق کے بنیادی عناصر، محقق کی خصوصیات، کتب خانے، مقالہ نگاری کے مراحل اور مقالہ کی کمپوزنگ اور آخری کتابی شکل کے مباحث پر گفتگو کی ہے۔ دوسرے باب کی تین فصول میں مخطوطات کی تدوین کے مختلف مراحل پر قلم اُٹھایا گیا ہے اور آخر میں پانچ ملحقات ہیں۔ اس کتاب کے پہلے باب کی پانچویں فصل میں انتخابِ موضوع اور خاکۂ تحقیق کی تیاری پر اگرچہ بہت مفصل کلام کیا گیا ہے لیکن چونکہ ڈاکٹر صاحب کا اصل میدان عربی ادب اور لسانیات ہے اس لئے اُن کی گفتگو اور مثالیں زیادہ تر عربی ادب کے طلبہ کے لیے مفید ہیں۔ اس کتاب میں علوم اسلامیہ میں تحقیق کے متنوع میدانوں اور شعبوں کا تذکرہ ہے اور نہ اُردو زبان میں دستیاب آن لائن مصادر و مراجع کی طرف کوئی مفصل رہنمائی کی گئی ہے۔ اگرچہ اس کتاب میں انٹرنیٹ پر موجود متعدد مجلات اور مکتبات کا ذکر اور اُن کے ویب سائٹ ایڈریسز دیئے گئے ہیں اور اسی طرح مختلف سوفٹ ویئرز اور مکتبہ شاملہ کے استعمال پر

بھی تفصیل بات کی گئی ہے لیکن اِس میں اُن مکتبات اور عربی زبان کے آن لائن مجلات کا ذکر نہیں ملتا جو اِس کتاب کی اشاعت کے بعد وجود میں آئے ہیں[۱۸]۔

۶- پروفیسر ڈاکٹر خالق داد ملک نے اِس سے پہلے "منہج البحث والتحقیق" لکھی تھی۔ یہ مفید کتاب کئی بار شائع ہوئی[۱۹]۔ اِس کتاب کی الفصل الخامس میں مصنف نے اختیار موضوع البحث اور اِعداد خُطۃ البحث پر اچھی خاصی تفصیل اور بہت مفید رہنمائی پیش کی ہے مگر اس سے زیادہ تفصیل، جدید طریقوں اور مصادر و مراجع کے وسائل پر کلام اپنی کتاب 'تحقیق و تدوین کا طریقہ کار' میں کیا ہے جس کا ذکر ابھی کیا گیا ہے۔

جگہ کی کمی کی وجہ سے اردو زبان وادب میں تحقیقی کام کے لیے معاون کتب کا جائزہ شامل نہیں کیا جاسکا۔ تاہم علوم اسلامیہ میں تحقیقی کام سے متعلق سابقہ کتب کا یہ اجمالی جائزہ واضح کرتا ہے کہ اِن کتابوں نے اپنے دور کے طلبہ کو بہت اچھی رہنمائی پیش کی ہوگی اور عمومی پہلوؤں میں یہ اب بھی مفید ہیں لیکن انفارمیشن ٹیکنالوجی کی ترقی، اس تک آسانی سے رسائی، معاصر طلبہ کی صورت حال اور مشکلات کو مدِ نظر رکھیں تو اِن کتابوں میں متعدد حوالوں سے کچھ نہ کچھ کمی ہے۔ اِس لئے زیرِ نظر مقالہ تین اہم اور بنیادی سوالات سے بحث کرتا ہے: ۱۔ علوم اسلامیہ میں قابل تحقیق موضوعات کے معاصر میدان اور شعبہ ہائے علوم کیا ہیں؟ ۲۔ اِن میدانوں یا شعبوں سے متعلق قابل تحقیق موضوع کیسے منتخب کیا جائے؟ ۳۔ موضوع منتخب ہو جانے پر اُس کا خاکہ علمی انداز میں کیسے تیار کیا جائے؟ اس طرح یہ مقالہ تین بڑے حصوں میں منقسم ہے اور انہی سے متعلق تفصیلی بحث کرتا ہے۔

تحقیق کے میدان اور موضوع کی نوعیت

قابلِ تحقیق موضوع کے انتخاب سے پہلے اُس کی نوعیت اور طبیعت کو سمجھنا ضروری ہوتا ہے۔ موضوع کے متلاشی نئے مقالہ نگار اور تحقیق کار کو یہ سوچنا چاہیئے کہ وہ کس قسم کے موضوع میں رغبت رکھتا ہے؟ کس شعبۂ علم میں اُس کی طبیعت کا میلان پایا جاتا ہے؟ اُس کے نزدیک کس شعبۂ زندگی میں تحقیق کرنی چاہیئے؟ ذاتی اور شخصی ترجیح کے باوجود یہ بات پیش نظر رہے کہ اس نے کونسے علوم سیکھے ہیں کیونکہ تعلیم وتربیت کے مختلف درجات کے نصاب میں جو کچھ اُس نے سیکھا اُس سے باہر کسی موضوع پر مقالہ لکھنا بہت مشکل یا شاید ناممکن ہوگا۔

علوم اسلامیہ کے موجودہ اور مروّج نصابِ تعلیم میں طالب علم کو جو علوم وفنون پڑھائے جاتے ہیں دورانِ تعلیم انہی پر زیادہ توجہ رہتی ہے اور مقالہ نگار انہی سے متعلق محدود مصادر و مراجع سے گہری واقفیت حاصل کرتا ہے۔ تاریخ کے وسیع و عریض دامن میں پھیلے یہ علوم وفنون اپنے اپنے دائرے میں مزید شعبوں میں بھی تقسیم ہو جاتے ہیں۔ اِسی طرح اِن علوم وفنون کا ایک طرف ماضی ہے تو دوسری طرف معاصر رُجحانات بھی ہیں۔ اِس لئے

ایک مقالہ نگار کو یہ فیصلہ کرنا چاہیئے کہ وہ اِن علوم کے تاریخی پہلو اور ماضی کی تحقیقات میں دلچسپی رکھتا ہے یا کہ اُن کے معاصر رُجحانات میں سے کسی کو اپنی تحقیق کا میدان بنانا چاہتا ہے؟ موضوع کے انتخاب میں یہ ابتدائی قدم بہت اہم شمار کیا جاتا ہے جسے سوچ سمجھ کر اُٹھانے میں ہی بہتری ہوتی ہے۔

اِن علوم کی کچھ شاخوں کو درج ذیل جدوَل میں ذکر کیا گیا ہے۔ علوم اسلامیہ کے مقالہ نگار کو سوچنا چاہیئے کہ وہ کس میدان اور شعبہ ٴعلوم میں دلچسپی اور تخصص کا اِرادہ رکھتا ہے؟ جس میں اُس کا میلان ہو اُس سے متعلق کتب وغیرہ مواد پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہیئے اور متعلقہ شعبہ کے اساتذہ اور محققین سے روابط بڑھانے چاہئیں۔

علوم القرآن	اُصول تفسیر قرآن	تفسیر قرآن
تفسیر بالماثور	تفسیر بالرائے المحمود	تفسیر بالرائے المذموم
اہل القرآن کی تفاسیر	قادیانیوں کی تفاسیر	معتزلہ کی تفاسیر
عربی زبان میں تفاسیر	فارسی زبان میں تفاسیر	اردو زبان میں تفاسیر
فقہی تفاسیر	صوفیانہ تفاسیر	کلامی تفاسیر
مناہج المفسرین	اہل التشیع کی تفاسیر	بلاغی تفاسیر
انگریزی زبان میں تفاسیر	علاقائی زبانوں میں تفاسیر	قرآن کی ادبی، نحوی تفاسیر
قرآن کی سائنسی تفاسیر	برصغیر کا تفسیری ادب	تفسیر موضوعی
دخیل فی التفسیر	اسرائیلیات فی التفسیر	نظم قرآن
لُغاتِ قرآن	قراءاتِ قرآن	استشراق اور قرآن
اُردو تراجم قرآن	فارسی تراجم قرآن	انگریزی تراجم قرآن
علاقائی زبانوں میں تراجم قرآن	اُصول ترجمہ ٴقرآن	تدوین حدیث
علوم الحدیث	تاریخ الحدیث	عربی زبان میں شروح الحدیث
فارسی زبان میں شروح الحدیث	اسماء الرجال	مناہج تدریس الحدیث
اردو زبان میں شروح الحدیث	مناہج المحدثین	نقد الحدیث
احادیثِ موضوعہ	حجیتِ حدیث	اِنکارِ حدیث
استشراق اور حدیث نبوی	مناہج المستشرقین فی الحدیث	جهود علماء الحدیث فی رد الشبهات

شیعہ محدثین کے مناہج	شیعہ اصول حدیث	شیعی نقد الحدیث
احادیث الاحکام	آیات الاحکام	اصول فقہ
جدید فقہی مسائل	اجتہاد	فقہ حنبلی
فقہ حنفی	فقہ شافعی	فقہ مالکی
فقہ شیعہ امامیہ	فقہ شیعہ اسماعیلیہ	فقہ شیعہ زیدیہ
فتویٰ اور اصول فتویٰ	اردو میں کتب فتاویٰ	عربی میں کتب فتاویٰ
مسلم اقلیات اور فقہ	مقاصد شریعہ	بین الاقوامی اسلامی قانون
مسلم ممالک کا عدالتی نظام	استشراق اور فقہ اسلامی	غیر مسلم اور فقہِ اسلامی
سیرت نگاری کے اصول	عربی میں سیرت نگاری	فارسی میں سیرت نگاری
اردو میں سیرت نگاری	انگریزی میں سیرت نگاری	تحفظ ناموسِ رسالت
سیرت نبوی اور ختم نبوت	شمائل نبوی	معجزات النبی ﷺ
سیرت نبوی کا سیاسی پہلو	سیرت نبوی کا معاشی پہلو	سیرت نبوی کا عسکری پہلو
سیرت نبوی کا سماجی پہلو	فقہ السیرۃ	سیرت نبوی اور نظام تعلیم
سیرت نبوی اور نظام تبلیغ دین	بشارات النبی ﷺ	استشراق اور سیرتِ نبوی
اسلامی معاشیات	اسلامی بینک کاری	اسلام کا نظام تجارت
سودی نظام اور اس کی انواع	اسلامی و غیر اسلامی معاشیات کا تقابل	اسلام کا نظام کفالت
مسلم تاریخ نویسی	اصول تاریخ نگاری	تاریخ نگاری کے رُجحانات
عالم عرب کی اسلامی تاریخ	جنوبی ایشیا کی اسلامی تاریخ	افریقہ میں اسلام کی تاریخ
اندلس کی اسلامی تاریخ	وسطی ایشیا میں اسلام کی تاریخ	یورپ میں اسلام کی تاریخ
شمالی امریکہ میں اسلام کی تاریخ	جنوبی امریکہ میں اسلام کی تاریخ	عدلیہ اور قانون
مسلم۔ غیر مسلم جنگیں	مدارس کا نظام تعلیم	سکول کالج میں اسلام کی تدریس
انسانی حقوق	مسلمانوں کے عائلی قوانین	مسلمانوں کے سماجی مسائل
فلسفہ اور منطق	اسلامی اور غیر اسلامی فلسفہ	علم الکلام

مکالمہ بین المذاہب	مذہبی تحریکیں	حقوق نسواں کی تحریکیں
مسلمانوں کا مطالعۂ یہودیت	مسلمانوں کا مطالعۂ عیسائیت	مسلمانوں کا مطالعۂ ہندومت
مسلمانوں کا مطالعۂ بدھ مت	مسلمانوں کا مطالعۂ جین مت	مسلمانوں کا مطالعۂ مجوسیت
مسلم۔ مسیحی تعلقات	مسلم۔یہودی تعلقات	مسلم۔ہندو تعلقات
مسلم۔سکھ تعلقات	مسلم۔ جین تعلقات	اسلام۔ کنفیوشس ازم تعلقات
مسلم۔شنٹو تعلقات	مسلم۔بدھ تعلقات	اسلام۔تاؤمت تعلقات
یہودی اخلاقیات	مسیحی اخلاقیات	ہندو اخلاقیات
سکھ اخلاقیات	جین اخلاقیات	بدھ اخلاقیات
تاؤمت کی اخلاقیات	شنٹو اخلاقیات	کنفیوشس ازم کی اخلاقیات
اسلام اور شنٹو ازم	یہود کی مذہبی تحریکیں	شنٹو ازم کی تحریکیں
سکھوں کی مذہبی تحریکیں	عیسائیوں کی مذہبی تحریکیں	ہندوؤں کی مذہبی تحریکیں
بدھ مت کی مذہبی تحریکیں	مذہب اور نفسیات	مذہب اور معاشیات
لسانیت و عصبیت	دہشت گردی اور تشدد پسندی	ارتداد اور الحادی رُجحانات
مذہب اور سائنس	فلسفۂ اخلاق	فلسفہ مذہب
بین المذاہب شادیاں	مذہب اور جدیدیت	مذہب اور مابعد الجدیدیت
مذہبی مکالمے اور مناظرے	مذہبی ہم آہنگی	مذہب اور میڈیا
مذہبی اجتماعات اور معاشرہ	معاصر اسلامی فکر	مذہب اور سیکولرازم
معاصر قانون اور شریعت	تصوف اور شریعت[۲۰]	مذہب اور سیاست
تصوف اور سلسلہ قادریہ	تصوف اور سلسلہ سہروردیہ	تصوف اور سلسلہ نقشبندیہ
تصوف اور سلسلہ چشتیہ	مغرب میں تصوف کا رجحان	التصوف المقارن
مسلم فرقے اور مسالک	پاکستان میں تعلیمی پالیسیاں	نصاب تعلیم اور قرارداد مقاصد

علوم اسلامیہ میں تحقیق کے حوالے سے ایک اہم میدان غیر مسلموں کے مطالعات اور تحقیقات ہیں۔ خصوصاً یورپی اور امریکی ممالک میں رہنے والے یہود و نصاریٰ نے تو علوم اِسلامیہ و عربیہ پر اپنی کاوشوں سے کتب

خانوں کو بھر دیا ہے۔ اِس سلسلے میں اُن کے اپنے اَغراض و مقاصد، تغیر پذیر اَہداف اور متنوع مناہج تحقیق ہیں۔ علوم اِسلامیہ میں جس طرح اُنہوں نے ماضی میں ہزاروں کتب لکھیں اسی طرح آج بھی وہ مسلمان فرقوں، مدارس دینیہ، بین المسالک روابط اور بین المذاہب تعلقات، اور معاشرت و سیاستِ مسلمین وغیرہ موضوعات پر تسلسل سے مطالعے کرتے؛ سیمینارز اور کانفرنسیں منعقد کرتے؛ اور اپنی ترقی اور غلبے کی بقا کے لیے پالیسیاں وضع کرتے ہیں۔ اِس طرح کی بہت سی کاوشوں کو استشراق کا نام بھی دیا جاتا ہے جس کا دائرہ بہت وسیع ہے[۲۱]۔ آج کے مسلمان تحقیق کار اِس طرف متوجہ ہوں کیونکہ اس میدان میں موضوعِ تحقیق منتخب کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔

ایک اور لحاظ سے دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ موضوع کی نوعیت اور طبیعت کبھی انفرادی ہوتی ہے اور کبھی اجتماعی بھی۔ مثلاً مذکورہ علوم وفنون میں سے کسی ایک میں مشہور امام یا شخصیت کی خدمات اور تفردات پر تحقیق کرنا موضوع کی انفرادی نوعیت کی جانب اشارہ کرتا ہے۔ لیکن اگر اِن علوم وفنون کے متعدد آئمہ یا شخصیات کی آراء، اقوال، مذاہب یا خدمات کا تقابلی جائزہ لیا جائے تو یہ موضوع میں وسعت اور اُس کی اجتماعی حیثیت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ایک مقالہ نویس اپنے اغراض و مقاصد کے پیش نظر اِس قسم کا موضوع بھی منتخب کر سکتا ہے۔

علوم اسلامیہ کے طلباء جو نصاب پڑھتے ہیں اُس میں شامل موضوعات کو عقائد، عبادات، معاملات، اور اخلاقیات کے بڑے شعبوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح اُن علوم کی دو قسمیں علوم آلیہ اور علوم عالیہ کے لحاظ سے بھی کی جاتی ہیں۔ اس تناظر میں بھی موضوع کی نوعیت اور طبیعت سمجھی جا سکتی ہے۔ ایک مقالہ نویس اپنی ترجیحات اور میلانات کے پیش نظر اس شعبہ سے موضوع کا انتخاب کر سکتا ہے۔ جو طالب علم مستقبل میں وسیع میدان میں اپنی خدمات پیش کرنا چاہتا ہو تو اُسے معاملاتِ زندگی اور اخلاقیات سے جڑے کسی مسئلے کو اپنی تحقیق کا موضوع بنانا چاہیئے۔

موضوعِ تحقیق اِنسانی زندگی، معاشرے اور قوم کے کسی نہ کسی شعبے یا مسئلے سے جڑا ہوتا ہے۔ اِس لئے موضوع کو منتخب کرنے کے لئے ایک شعبہ زندگی پر بھی توجہ مرکوز کی جا سکتی ہے۔ مثلاً سیاست و قانون، معیشت و اقتصادیات، نظام معاشرت و خاندان، ادیان و مذاہب، مکالمہ بین المذاہب، نظام تعلیم و تربیت، تعلقاتِ عامہ، بین الممالک والملل روابط، تاریخ عالم یا تاریخ مذاہب، مختلف مذہبی و غیر مذہبی تحریکات، فیکٹریوں اور انڈسٹریوں کا نظام، نظام زراعت و باغبانی، نظام عدل و انصاف، نظام انتظام و انصرام، وغیرہ۔ دِین اسلام چونکہ زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی کرتا ہے اِس لئے علوم اسلامیہ کے ایک مقالہ نویس کا پہلا قدم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ انسانی زندگی اور معاشرے کے اِن پہلوؤں اور شعبوں میں تخصص کے لئے کسی مناسب و متعلق مسئلے کو زیر بحث لائے۔

کسی حد تک تحقیق کے مختلف میدان اور شعبہ ہائے علوم وفنون جاننے کے بعد اب آیئے دیکھیں کہ انتخابِ موضوع کے مراحل کیا ہوتے ہیں؟ اِس سلسلے میں کیا طریقے اختیار کیے جاتے ہیں اور کونسے وسائل مد ومعاون ہوتے ہیں؟

انتخابِ موضوع کے مراحل، وسائل اور طریقے

چونکہ مقالہ نگاری کے سلسلے میں سب سے پہلا مرحلہ ایک قابل تحقیق موضوع کا انتخاب ہے لہٰذا سوال پیدا ہوتا ہے کہ تحقیق کے لیے ایک اچھا موضوع کیسے منتخب کیا جائے؟ موضوع چاہے انفرادی نوعیت کا ہو یا اجتماعی؛ وہ چاہے اُن علوم وفنون میں سے نکلا ہو جو کسی مقالہ نگار کو اُس کی مادرِ علمی نے سکھائے یا اُن سے باہر کا ہو؛ وہ چاہے انسانی زندگی اور قومی یا بین الاقوامی معاشرے کے کسی شعبے سے جڑا ہو، کچھ بھی ہو یہ انتہائی سنجیدگی سے کرنے والا کام ہے۔ یہ کام دراصل انتخابِ موضوع سے پہلے کرنا پڑتا ہے اور موضوع پر عملاً تحقیقی کام شروع کرنے سے کئی سال یا کئی ماہ پہلے کرنا ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں درج ذیل طریقے انتخابِ موضوع میں بہت معاون ثابت ہوتے ہیں۔

جس نئے محقق نے تحقیقی مقالہ لکھنا ہوتا ہے وہ مختلف ذاتی کتب خانوں اور عوامی لائبریریوں میں نہ صرف آمد ورفت رکھتا ہے بلکہ وہاں مہیا کیے گئے مختلف دائرہ ہائے معارف، انسائیکلوپیڈیاز، معاجم، قوامیس، ڈکشنریوں، کتب، رسائل و جرائد، اخبارات، مخطوطات، اشاریہ جات، کتبِ فہارس وغیرہ سے شناسائی پیدا کرتا ہے۔ اس سلسلے میں ایک انتہائی مفید مشورہ یہ ہے کہ اُن لائبریریوں کے سربراہان بالخصوص لائبریرین اور لائبریری کے عملے سے مخلصانہ دوستی بنانا چاہیئے کیونکہ اس سے بہت سی مشکلات حل ہوتی ہیں؛ وقت بچتا ہے اور کئی پریشانیوں سے نجات ملتی ہے۔ اُن کا تعاون نہ ہو تو تحقیق کا کام آگے بڑھ ہی نہیں سکتا۔

مختلف کتب خانوں اور لائبریریوں میں دستیاب کتب کی فہرست آج کل انٹرنیٹ کے ذریعے آن لائن بھی مل جاتی ہے۔ مثلاً ہر پاکستانی یونیورسٹی کا ویب سائٹ ایڈریس اور اُن سب کی فہرست ایک جگہ دیکھنا چاہیں تو یہ آپ کو ہائر ایجوکشن کمیشن (HEC) کی ویب سائٹ پر مل سکتے ہیں[۲۲]۔ وہاں سے جس یونیورسٹی کی ویب سائٹ پر جائیں گے وہاں اُس کی لائبریری کا کیٹالاگ (OPAC) آن لائن ملے گا۔ اُس کیٹالاگ میں تلاش کے ذریعے اپنی ضرورت کی کتب اردو، عربی، فارسی اور انگریزی وغیرہ زبانوں میں تلاش کر سکتے ہیں۔ یہ تلاش کتاب کے نام سے اور مصنف کے نام سے بھی کر سکتے ہیں۔ اِسی غرض سے حکومتِ پاکستان نے آج کل لائق اور قابل تعریف نتائج دکھانے والے طلبہ کو لیپ ٹاپ کمپیوٹر دینے کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے تاکہ محنت کرنے اور تحقیقی مزاج رکھنے والوں کے لئے آسانیاں پیدا ہو جائیں اور وہ کم وقت میں ملکی ترقی کے لیے تحقیقی کام کر سکیں۔

ہائر ایجوکشن کمیشن پاکستان کی ایک اور ویب سائٹ ایسی بھی ہے جس پر ایم فل اور پی ایچ ڈی کے تکمیل شدہ مقالہ جات دستیاب ہیں (http://eprints.hec.gov.pk/view/subjects/g18.html)۔ اُن کے کسی ایک باب کو یا پورے مقالہ کو ڈاؤن لوڈ کیا جا سکتا ہے۔ اُن کے مطالعے سے ایک مقالہ نویس مختلف قسم کے فوائد حاصل کر سکتا ہے۔ ایچ ای سی نے ایک آن لائن لائبریری (www.digitallibrary.edu.pk) بھی مہیا کی ہے جہاں سے انگریزی زبان میں ہزاروں کتب اور تحقیقی مضامین حاصل کیے جا سکتے ہیں۔

اسی طرح انٹرنیٹ پر کئی محققین نے اپنے اپنے تخصّصات کے فورم بنائے ہوئے ہیں۔ مثلاً ملتقی اہل التفسیر [۲۳]، ملتقی اہل الحدیث [۲۴]، ملتقی اہل الفقہ [۲۵]، ملتقی اہل اللغۃ [۲۶]، وغیرہ۔ اِن ویب سائٹوں پر باہم دلچسپی کے موضوعات پر تبادلۂ خیال بھی ہوتا رہتا ہے اور متعدد موضوعات پر کام کی تجاویز، رفتار یا نوعیت کی معلومات بھی ملتی ہیں۔ مزید بر آں، یہاں متعلقہ لوگ یونیورسٹی سطح پر لکھے گئے 'الرسائل الجامعیہ' یعنی مقالات اور تھیسِز کی معلومات بھی فراہم کرتے ہیں۔

اپنے تحقیقی مقالہ کے موضوع کو منتخب کرنے کے لیے عوامی لائبریریوں اور ذاتی کتب خانوں کے علاوہ مدارس اور جامعات کے اندر تحقیقی کام کرنے والے اساتذہ اور سکالرز سے ملاقاتیں اور مشورے کر کے بھی اپنی پسند کا موضوع منتخب کیا جا سکتا ہے، بالخصوص ایسے پروفیسر جو کسی تحقیقی ادارے میں کام کرتے ہوں یا ایم اے، ایم فل یا پی ایچ ڈی کی سطح کے مقالہ جات کی نگرانی کرتے ہوں وہ چونکہ عملاً تحقیقی کام میں مشغول ہوتے ہیں اس لئے وہ بہتر رہنمائی کر سکتے ہیں۔ ایسے اہل علم سے ملاقاتیں قابل تحقیق موضوع کے انتخاب میں بہت مفید ہوتی ہیں۔ علوم اسلامیہ سے منسلک علماء اور محققین پاکستان کے تقریباً ہر بڑے شہر میں ملتے ہیں اور وہ تحقیقی کام کرنے والے طلبہ کو نہ صرف اپنا قیمتی وقت دیتے ہیں بلکہ اُن کی حوصلہ افزائی بھی کرتے ہیں۔ ایسی ملاقاتوں میں تحقیقی مزاج رکھنے والے طلبہ کی جو فکری تراش وخراش اور تہذیب ہوتی ہے اُس سے اپنی پسند کے موضوع کو منتخب کرنے اور اُس کے مختلف گوشوں کو سمجھنے میں بہت مدد ملتی ہے۔ اُن کے پاس جب جائیں تو ڈائری اور قلم سنبھال کر ادب واحترام سے بیٹھیں؛ بامقصد اور مطلب کے سوالات پوچھیں اور ضروری باتیں لکھتے جائیں۔ ایسے لوگوں کے پاس برائے ملاقات جاتے وقت اگر ایک بڑی یو ایس بی یا ہارڈ ڈسک لے جائیں گے تو ہو سکتا ہے کہ تحقیق کار کو بہت سا جمع شدہ مواد بھی مل جائے؛ اس سے اس کا وقت بچے گا اور ذہنی کوفت سے نجات مل سکے گی۔

اگر یہ جاننا ہو کہ وہ کون پروفیسرز، محققین اور نگرانِ مقالہ ہیں جن سے ایک مقالہ نگار استفادہ کر سکتا ہے اور وہ کہاں ملیں گے۔ تو واضح رہے کہ اُن کے نام، شعبۂ تخصص، ادارہ، فون نمبر اور ای میل ایڈریس کی فہرست ایچ

ای سی کی ویب سائٹ سے معلوم کیے جاسکتے ہیں(۲۷)۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ پاکستانی یونیورسٹیوں کی ویب سائٹ پر جا کر شعبہ علوم اسلامیہ کے فیکلٹی ممبرز کو تلاش کریں۔ وہاں اُن کے نام، علمی کام کی تفصیل، رابطہ کے لیے فون نمبرز اور ای میل وغیرہ اُن کی CV ڈاؤن لوڈ کر کے معلوم کر سکتے ہیں۔ اس طرح اُن سے رابطہ کرنے سے ایک مقالہ نگار مقالہ لکھنے سے پہلے اور بعد میں استفادہ کر سکتا ہے۔

دُنیا بھر کی طرح پاکستانی یونیورسٹیوں اور بڑے شہروں کے مختلف اداروں میں وقتاً فوقتاً کئی موضوعات پر علمی و تحقیقی سیمینار اور کانفرنسیں ہوتی رہتی ہیں۔ اُن میں شرکت کرنے سے موضوع کی تلاش میں سرگرداں طلبہ کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔ وہ ایسے سیمینارز اور کانفرنسوں میں نہ صِرف مختلف علوم وفنون کے جدید مسائل اور پہلوؤں سے واقف ہو سکتے ہیں بلکہ اُن میں اپنے مقالات پڑھنے والے محققین سے شناسائی بھی پیدا کر سکتے ہیں۔ وہاں اُن سے ملاقات اور دلچسپی کے موضوع پر مشورہ کرنا آسان ہوتا ہے۔ اُن سے روابط بعد میں ضرورت کے اوقات میں بہت فائدہ دیتے ہیں۔ اس لئے وقتاً فوقتاً پاکستانی یونیورسٹیوں کی ویب سائٹوں کو دیکھتے رہنا چاہیئے۔ وہاں منعقد ہونے والے سیمینارز اور کانفرنسوں کے اعلان، موضوعات اور انعقاد کی تاریخوں کی تفصیل دی ہوتی ہے۔ وقت نکال کر اُن میں شرکت کرنی چاہیئے۔ اِس سے دلچسپی کے موضوع پر معلومات کو وسیع کرنے میں بہت مدد ملتی ہے۔

انٹرنیٹ کی ایک اہم اور معلوماتی ویب سائٹ (www.conferencealerts.com) ہے۔ یہ ایک سال کے دوران دنیا میں کسی بھی ملک میں ہونے والی اہم کانفرنسوں کی اطلاع اور بنیادی معلومات بہت پہلے مہیا کرتی ہے۔ اگر ایک مقالہ نگار کسی ملک میں مختلف شعبوں کی کانفرنسوں کے موضوعات اور انعقاد کی تاریخیں اور مقامات جاننا چاہتا ہو یا کسی ایک میدان اور شعبۂ علوم میں منعقد ہونے والی دُنیا بھر کی کانفرنسوں کی تفصیل جاننا چاہتا ہو تو یہ ویب سائٹ اُسے بنیادی اور ضروری معلومات مہیا کرتی ہے۔ تحقیقی ذہن اور اضطرابی مزاج رکھنے والے لوگ وقتاً فوقتاً اس ویب سائٹ سے اپنی معلومات میں اضافہ کرتے رہتے ہیں۔ بہت سے ادارے اپنے سیمینارز اور کانفرنسوں کا ویڈیو ریکاڈ بھی تیار کرتے ہیں۔ اُن میں سے بعض اُن ویڈیوز کو انٹرنیٹ پر بھی فراہم کر دیتے ہیں۔ اگر کوئی تحقیق کار اُن سیمینارز میں کسی وجہ سے شرکت نہ کر سکا ہو تو وہ اُن ویڈیوز سے استفادہ کر سکتا ہے۔

اس کے علاوہ اکثر ٹی وی چینلز پر دینی، علمی اور تحقیقی پروگرام، مذاکرے اور مباحثے ہوتے رہتے ہیں۔ اُن کے بارے میں خبریں مختلف اخبارات ورسائل میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ بہت سے قومی و بین الاقوامی اخبارات ورسائل نے محققین کے استفادے کے لئے گزشتہ کئی سالوں کے اخبار ورسائل ''آرکائیو'' یا ''گزشتہ شمارے'' کے نام سے آن لائن مہیا کیے ہیں۔ انگریزی میں گزشتہ شماروں کو Archive اور عربی زبان میں انہیں

"الأرشیف" یا "الأعداد السابقة" یا "الأعداد الصادرة" بھی کہتے ہیں۔ اُن سے واقفیت اور شناسائی مناسب موضوع کے انتخاب میں بہت فائدہ دیتی ہے۔

اس کے علاوہ کچھ علمی و تحقیقی مجلات کبھی کبھی کسی موضوع یا شخصیت پر اپنے مجلے کا خاص نمبر نکالتے ہیں۔ یہ خاص نمبر بہت مفید اور معلوماتی ہوتے ہیں۔ ان کے مطالعے سے کسی موضوع پر تازہ ترین تحقیقات کا حال معلوم ہو جاتا ہے۔ مثلاً ادارہ تحقیقات اسلامی اور دعوۃ اکیڈمی، نزد فیصل مسجد اسلام آباد نے قرآن، حدیث، سیرت اور ڈاکٹر حمید اللہ مرحوم وغیرہ سے متعلق اپنے مجلے "فکر و نظر" اور "دعوۃ" کے خاص نمبر شائع کیے ہیں(۲۸)۔ تحقیق و تفسیر ویلفیئر ایسوسی ایشن کراچی نے اپنی علمی، فکری، تحقیقی، مجلہ "التفسیر" کے بھی کئی خصوصی اشاعت نمبر نکالے ہیں(۲۹)۔ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد کے کلیہ عربی و علوم اسلامیہ نے بھی اپنے علمی و تحقیقی مجلہ "معارف اسلامی" کے نمبر نکالے ہیں(۳۰)۔ ماہنامہ "ضیائے حرم" نے بھی متعدد خصوصی نمبر شائع کیے ہیں(۳۱)۔ ماہناہ "رُشد" لاہور نے تین جلدوں میں علم قراءات نمبر شائع کیا ہے(۳۲)۔ ماہنامہ "محدث" لاہور نے کئی موضوعات پر خصوصی نمبر نکالے ہیں(۳۳)۔ ماہنامہ "العاقب" لاہور نے علامہ فضل حق خیر آبادی و جنگ آزادی ۱۸۵۷ء نمبر شائع کیا ہے(۳۴)۔ ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور نے مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی سے متعلق ایک خاص نمبر شائع کیا ہے(۳۵)۔ اسی طرح مختلف موضوعات پر مرد و خواتین اِسکالرز کے وہ مقالاتِ سیرت ہیں جو ہر سال وزارتِ مذہبی امور پاکستان اسلام آباد کی طرف سے متعدد جلدوں میں شائع کیے جاتے ہے۔ ۱۹۷۷ء سے ۲۰۱۳ء تک اس کے سینتیس مختلف موضوعات پر مقالاتِ سیرت شائع ہو چکے ہیں۔ اسی طرح بہت سے کالج ایسے ہیں جو اپنا سالانہ میگزین نکالتے ہیں جو بہت معلوماتی اور عمدہ مضامین پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اس طرح کے خصوصی نمبر ایک محقق کو کسی موضوع کی تازہ ترین صورت حال، متعلقہ محققین، اور ضروری مصادر و مراجع سے روشناس کراتے ہیں۔

مزید بر آں علوم اسلامیہ، تاریخ، قانون، ادب و لسانیات وغیرہ میں باقاعدہ اور مسلسل تحقیق کرنے والے علمی و تحقیقی مجلات ہیں جو ہائر ایجوکیشن کمیشن آف پاکستان کی طرف سے منظور شدہ ہیں۔ اُن کی پی ڈی ایف فارمیٹ میں فہرست ایچ ای سی کی ویب سائٹ پر مہیا کی جاتی ہے(۳۶)۔ مختلف وقفوں سے اس فہرست میں ترمیم و اضافے بھی کیے جاتے ہیں۔ ذیل میں علوم اسلامیہ سے متعلق مجلات کی نشاندہی کی جاتی ہے تاکہ کسی موضوع پر معاصر تحقیقات اور افکار سے واقفیت کے بعد ایک قابلِ موضوع منتخب کیا جا سکے۔ اِن کے مدیر صاحبان، رابطہ نمبر، علمی درجہ وغیرہ

کی معلومات ایچ ای سی کی ویب سائٹ سے معلوم کیے جا سکتے ہیں۔ ان مجلات کا مطالعہ کرنا ہو تو جامعات یا بڑی لائبریریوں سے رجوع کرنا چاہیئے کیونکہ ان سب کے مقالات ابھی تک آن لائن دستیاب نہیں ہیں۔

مجلہ کا نام	ادارہ/یونیورسٹی
Hamdard Islamicus	بیت الحکمت، ہمدرد یونیورسٹی، کراچی
Islamic Studies	ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی، نزد فیصل مسجد، اسلام آباد
سہ ماہی فکر و نظر	ادارہ تحقیقات اسلامی، نزد فیصل مسجد، اسلام آباد
سہ ماہی الدراسات الاسلامیہ	ادارہ تحقیقات اسلامی، نزد فیصل مسجد، اسلام آباد
حولیۃ الجامعہ	کلیۃ اصول الدین، انٹر نیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد
ششماہی معیار	انٹر نیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد
ششماہی الاضواء	شیخ زید اسلامک سنٹر، جامعہ پنجاب، لاہور
ششماہی الایضاح	شیخ زید اسلامک سنٹر، جامعہ پشاور
ششماہی پشاور اسلامکس	جامعہ پشاور
ششماہی القلم	شعبہ علوم اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور
ششماہی جہات الاسلام	کلیۃ علوم اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور
پاکستان جرنل آف اسلامک ریسرچ	اسلامک ریسرچ سنٹر، بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان
ششماہی التفسیر	تحقیق و تفسیر ویلفیئر ایسوسی ایشن، کراچی
الثقافہ الاسلامیہ	شیخ زید اسلامک سنٹر جامعہ کراچی
ششماہی معارفِ اسلامی	شعبہ عربی و علوم اسلامیہ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد
علوم اسلامیہ	اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور
ہزارہ اسلامکس	شعبہ اسلامیات، ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ
الایام	سوسائٹی فار ریسرچ ان اسلامک ہسٹری، کراچی
معارف مجلۂ تحقیق	ادارہ معارفِ اسلامی، کراچی
مجلۃ القسم العربی	شعبہ عربی جامعہ پنجاب لاہور

سہ ماہی اورینٹل کالج میگزین	کلیہ شرقیہ جامعہ پنجاب، لاہور
سہ ماہی مجلہ تحقیق	کلیہ علوم شرقیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور
ششماہی بازیافت	شعبہ اردو، پنجاب یونیورسٹی، لاہور
سہ ماہی نور معرفت	نور الہدیٰ مرکز تحقیقات، اسلام آباد
ششماہی السیرۃ العالمی	سید زوار حسین اکیڈمی ٹرسٹ، کراچی

علاوہ ازیں بہت سے علمی مجلات، جرائد اور رسائل ایسے ہیں جن کے مدیر صاحبان نے اُن کے اشاریے مرتب کر کے شائع کیے ہیں۔ مثلاً ادارہ تحقیقات اسلامی نزد فیصل مسجد اسلام آباد نے اپنے علمی مجلے ''فکر و نظر'' کا اشاریہ دو جلدوں میں شائع کیا ہے(۳۷)۔ ماہنامہ ''فقہِ اسلامی'' کراچی کے مدیر ڈاکٹر نور احمد شاہتاز نے اپنے اس فقہی مجلے کا اشاریہ شائع کیا ہے، ماہنامہ ضیائے حرم کا بھی ایک ضخیم اشاریہ شائع ہو چکا ہے(۳۸)۔ ماہنامہ ''شمس الاسلام'' بھیرہ کا ۱۹۲۰ء سے ۲۰۱۰ء تک کی اشاعتوں کا اشاریہ شائع ہو چکا ہے(۳۹)۔ بصیر پور اوکاڑہ سے شائع ہونے والا ایک وقیع مجلہ ''نور الحبیب'' بھی ہے۔ اس میں شائع ہونے والے مضامین کا اشاریہ سال کے آخری مجلے میں شائع کیا جاتا ہے۔ پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ علوم اسلامیہ نے اپنے ہاں ۱۹۵۲ء سے ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی کے مقالات کی فہرست کتابی شکل میں شائع کی ہے جس میں وقتاً فوقتاً اضافہ کیا جاتا ہے(۴۰)۔ شعبہ علوم اسلامیہ بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی ملتان نے بھی اپنے تحقیقی مقالات کی فہرست ایک کتابچے کی صورت میں شائع کی ہے۔ اس کے علاوہ بھی کئی تعلیمی ادارے اور مجلات ایسے ہیں جن کے اشاریے شائع ہوئے ہیں۔ اِن کے مطالعے سے ایک مقالہ نویس تحقیقی موضوعات اور محققین کے رُجحانات سے واقف ہو کر اپنے لئے مناسب موضوع منتخب کر سکتا ہے۔

محققین کے لیے جس طرح مجلات، رسائل اور جرائد کے اشاریے بہت مفید ہوتے ہیں اسی طرح ایسی کتب بھی کوئی کم مفید نہیں ہوتی جنہیں کتابیات یا فہرست کہا جاتا ہے۔ مثلاً ''قرآن کریم کے اُردو تراجم: کتابیات''، ''اُردو تفاسیر: کتابیات''، ''احادیث کے اُردو تراجم: کتابیات''، ''پاکستان میں مخطوطات کی فہرستیں: کتابیات''، ''جامع فہرست مطبوعات پاکستان: اسلامیات'' اور ''فہرست قومی نمائش کتب سیرت ۱۹۸۴ء''(۴۱)۔ ان کے علاوہ قومی کتابیات پاکستان ایسی کتاب ہوتی ہے جسے حکومتِ پاکستان محکمہ کتب خانہ جات نیشنل لائبریری آف پاکستان، اسلام آباد کی طرف سے ہر سال شائع کیا جاتا ہے۔ اس کے شمارے آن لائن بھی دستیاب ہیں(۴۲)۔

موضوع کے متلاشی ایک مقالہ نگار کو ایم اے، ایم فل، یا پی ایچ ڈی سطح کے تکمیل شدہ تھیسز دیکھنے چاہئیں۔ اس سے موضوع منتخب کرنے میں بہت مدد ملتی ہے لیکن اُسے پریشان نہیں ہونا چاہیئے کہ وہ جس موضوع کو

بھی ذہن میں لاتا ہے اُس پر تو پہلے ہی کوئی نہ کوئی تھیسِس لکھا جاچکا ہے، یا کسی تحقیقی مجلے میں اُس پر مقالات شائع ہو چکے ہیں، یا کسی مصنف رمؤلف کی کتاب آچکی ہے، وغیرہ۔ اِن سب کی موجودگی کے باوجود بھی اُنہی موضوعات کے کسی نہ کسی پہلو پر کام ہو سکتا ہے کیونکہ کوئی بھی محقق کسی موضوع کے تمام پہلوؤں کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ وقت بدلتا ہے، حالات نیا رُخ لیتے ہیں، ضروریات، ترجیحات اور تقاضے بدلتے ہیں، آسانیوں کی بجائے مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں اور نئے نئے افکار سامنے آتے ہیں۔ اس دُنیا میں تغیر و تبدل کا یہ مسلسل سلسلہ نئے نئے موضوعات پر تحقیق کی ضرورت اور مواقع پیدا کرتا ہے۔

اِس سارے عمل اور سرگرمیوں کے دوران ایک مسلمان مقالہ نگار کو یہ ذہن میں رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا ﷺ کو تمام نبیوں اور رسولوں کا سید و سردار بنانے کے باوجود آپ کو حکم دیا کہ وہ ﴿رَبِّ زِدْنِی عِلماً﴾ [۴۳] کی دُعا کیا کریں۔ اگر تمام نبیوں اور رسولوں سے زیادہ علم رکھنے والے ہمارے آقا کو رب کی طرف سے یہ حکم ہے تو اُن کے وارث علماء کو حصولِ علم، وُسعتِ معلومات اور تحقیق کے بعد معاشرے میں مطلوب کردار ادا کرنے کے لیے اپنی ذمہ داری پہچاننی اور سخت محنت کا عادی بننا چاہیئے۔

موضوع کا خاکہ اور اُس کی اہمیت

ایک محقق کسی نہ کسی طریقے سے جب قابلِ تحقیق موضوع منتخب کر لیتا ہے تو اُس کا اگلا قدم اُس موضوع کا ایک علمی خاکہ تیار کرنا ہوتا ہے۔ قابل قدر مقالہ مقررہ مدت کے اندر مکمل کرنا ایک محقق کی منزل ہے تو اُس موضوع کا خاکہ جسے عربی میں خطۃ البحث اور انگریزی میں (Synopsis) یا (Research Proposal) کہتے ہیں اُس منزل تک کامیابی سے پہنچنے کا راستہ ہے۔ جس مسافر کو اپنی منزل کے راستے کا علم نہ ہو یا جو اپنی منزل کے راستے کو اچھی طرح نہ جانتا ہو وہ دوران سفر کبھی بھولتا ہے، کبھی بھٹکتا ہے، مناسب سواری کی پہچان نہ ہونے کی وجہ سے وہ کبھی آگے کی بجائے پیچھے چلا جاتا ہے اور کئی قسم کی پریشانیوں کا شکار ہوتا رہتا ہے۔ یہی حال اُس مقالہ نگار کا ہوتا ہے جس کے تحقیقی مقالے کا خاکہ اچھی طرح واضح نہ ہو۔

کسی موضوع پر ایک مناسب خاکہ کے بغیر کام شروع کرنا ایسا ہے جیسے کسی سوچے سمجھے اور معقول نقشے کے بغیر مکان کی تعمیر شروع کر دینا۔ اچھی طرح غور و خوض کیے بغیر ایک معمار سکول کی بجائے ہسپتال کی عمارت یا ایک رہائشی کوٹھی یا مسجد و مدرسہ کی بجائے ریلوے اسٹیشن کی عمارت بنا سکتا ہے۔ اگر کوئی معمار اصل لمبائی، چوڑائی، اونچائی اور استعمال ہونے والے مواد کی اصلیت یا پختگی جانے بغیر دریا پر پُل تعمیر کرنا شروع کر دے تو وہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ یہی حال ایک تحقیقی مقالہ نگار کا ہو سکتا ہے جو ایک واضح خاکہ کے بغیر کام شروع کر دیتا ہے۔

علوم اسلامیہ میں سنجیدہ تحقیق جہاد بالقلم کا ایک اہم شعبہ ہے۔ ایک مجاہد اپنے جہاد کی اہمیت، اسباب، حدود، اپنی صلاحیت ورسائی، طریقۂ جہاد کو اچھی طرح جانے پہچانے بغیر جہاد شروع نہیں کر سکتا۔ ایک تحقیقی مقالہ نویس کا کام کافی حد تک مجاہد فی سبیل اللہ سے مماثل ہے۔ لہٰذا خوش کُن نتائج اور مطلوبہ جہات میں مثبت ترقی و تبدیلی کا کام ایک اچھی منصوبہ بندی ہی سے شروع کرنا چاہیئے۔

نئے تحقیق کار اور مقالہ نگار چاہے مدارس کے ہوں یا جامعات کے جب وہ اپنے موضوع کا خاکہ بناتے ہیں تو اکثر کو یہ علم ہی نہیں ہوتا کہ انہیں کرنا کیا ہے؟ کتنا کرنا ہے؟ کہاں کرنا ہے؟ کیوں کرنا ہے؟ کب کرنا ہے؟ اور کیسے کرنا ہے؟ یہ حالت اکثر ایسے مقالہ نگاروں کی ہوتی ہے جو اپنا موضوع خود منتخب کرنے کی بجائے کسی اور سے بنا بنایا موضوع اور خاکہ لے لیتے ہیں۔ اَیسے تجربات کی بناپر ذیل میں قابل تحقیق موضوع کے علمی خاکہ کی تیاری، اُس کے عناصر اور اُن کی وضاحت پیش کی جاتی ہے تاکہ بحث و تحقیق کے دوران کوئی بڑی اُلجھن پیش نہ آئے۔

خاکہ کے عناصر عشرہ

منتخب موضوع پر علمی انداز میں اور بغیر کسی فکری یا ذہنی انتشار کے تحقیقی کام کرنے کے لیے موضوع کا خاکہ درج ذیل دس عناصر میں تیار کرنا چاہیئے۔ اِس سے ایک طرف خود محقق پر اُس کا کام بالکل واضح ہوتا ہے تو دوسری طرف اُس موضوع پر مناسب مشورہ دینے والے کے لیے بھی بڑی آسانی ہوتی ہے کہ وہ محقق کو کیا بتائے اور کیا نہ بتائے۔ اِس طرح دونوں کا وقت بچتا ہے، ملاقات بامعنی ہو جاتی ہے اور مقالہ پر کام لازماً آگے بڑھتا ہے۔ اس لیے ذیل میں بیان کیے گئے ہر عنصر کو اچھی طرح سمجھنا اور انہیں علمی انداز میں پیش کرنے کی مشق کرنی چاہیئے۔

ا۔ موضوع کا تعارف

خاکہ کا سب سے پہلا عنصر موضوع کا تعارف ہے۔ مقالہ نگار اپنے منتخب موضوع پر کیا کرنا چاہتا ہے؟ وہ اُس کے کس پہلو کو زیر تحقیق لانا چاہتا ہے؟ موضوع کا کونسا مسئلہ تحقیق طلب ہے؟ وغیرہ۔ اِس قسم کے سوالات کا جواب جب تک محقق صفحۂ قرطاس پر نہ لائے نہ تو خود اُس پر کام کی جہت، وُسعت اور گہرائی واضح ہوتی ہے اور نہ موضوع منظور کرنے والے بورڈ پر اور نہ ہی کسی مشورہ دینے والے پر۔ اِس لیے مقالہ نگار کو اپنے موضوع کو متعارف کروانے کے لیے کم از کم دو مناسب پیراگراف میں موضوع کا عمومی اور خصوصی تعارف کروانا چاہیئے۔ عمومی پہلو میں یہ بتایا جائے کہ یہ موضوع علوم وفنون کے وسیع تناظر میں کیا معنی و مفہوم رکھتا ہے۔ اور خصوصی پہلو میں یہ بتایا جائے کہ یہ محقق یا مقالہ نگار موضوع کے کس پہلو میں کیا مطالعہ کرنا چاہتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ مقالہ میں وسیع و عریض موضوع کے کس مسئلے کو زیر بحث لایا جائے گا۔

۲۔ موضوع کی اہمیت

مقالہ نگار نے اپنے منتخب موضوع پر کام کے دوران اپنا قیمتی وقت صرف کرنا ہوتا ہے، اُس پر اُس نے اپنا روپیہ پیسہ خرچ کرنا ہوتا ہے، اِس سلسلے میں اُسے سفر کی صعوبتیں برداشت کرنا ہوتی ہیں اور مشوروں کے دوران دوسرے کئی اہم لوگوں کا وقت بھی لینا ہوتا ہے۔ اِس لیے موضوع اَیسا ہو جو بہت اہم ہو۔ موضوع ایسا ہو جس پر تحقیقی کام سے کسی ادارے، تنظیم، معاشرے، قوم یا ملک کا کوئی نہ کوئی مسئلہ حل ہو یا کسی فرد، ادارے، معاشرے، قوم اور ملک کی کسی نہ کسی طرح ترقی متوقع ہو۔

جس طرح موضوع کے تعارف میں اُس کے عمومی اور خصوصی دو پہلوؤں کا تعارف کروایا جاتا ہے اِسی طرح اُس کی اہمیت کے بھی کم از کم دو پہلو ہیں۔ لہٰذا مقالہ نویس کو اپنے موضوع کی عمومی تناظر میں اہمیت واضح کرنی چاہیئے اور اِس کے ساتھ یہ بھی واضح کرنا چاہیئے کہ موضوع کے جس پہلو یا مسئلے کو وہ مخاطب کر رہا ہے وہ کتنا اہم ہے؟ اِس کے لئے دو الگ الگ پیراگراف میں چار پانچ نکات لکھنے چاہئیں جن سے موضوع کی اہمیت واضح ہو جائے۔

۳۔ اَسبابِ اختیارِ موضوع

خاکہ کے اِس عنصر کے تحت مقالہ نویس اختصار کے ساتھ اُن اُمور کا ذکر کرتا ہے جن کی وجہ سے اُس نے یہ موضوع منتخب کیا ہے۔ یہ اُس کی ذاتی ترجیحات بھی ہو سکتی ہیں، یہ کسی کی ترغیب کی بنا پر بھی ہو سکتا ہے، یہ انتخاب مستقبل کے کسی منصوبے کے پیش نظر بھی ہو سکتا ہے، یہ انتخاب ماضی کے کسی نامکمل کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی غرض سے بھی ہو سکتا ہے، یہ کسی ضروری اور اہم مسئلے کے حل کی تلاش کے پیش نظر بھی ہو سکتا ہے، کسی بڑے کام یا پروجیکٹ کو شروع کرنے سے پہلے ایک ابتدائی تحقیقی سروے بھی ہو سکتا ہے اور اس کا باعث کسی قوم کے دوسری قوم کے ساتھ تنازع کو ختم کرنے اور اُس کے متعدد حل تلاش کرنا بھی ہو سکتا ہے۔ اِس کا سبب کسی مسئلے کے ایسے جوابات ہو سکتے ہیں جو باہم متضاد و مخالف ہوں اور لوگ اُلجھن میں پڑے ہوئے ہوں۔ اِس کا سبب کسی مسئلے کا ایسا جواب ہو سکتا ہے جس کی صحت میں مقالہ نویس کو گہرا شک ہو۔ مختصر یہ کہ محقق یہ واضح کرے کہ اُس نے یہ موضوع کیوں منتخب کیا ہے؟ اِس سلسلے میں لازماً چار پانچ معقول اور علمی اسباب کا ذکر کرنا ضروری ہوتا ہے۔

۴۔ موضوع پر تحقیق کے اہداف

خاکہ کا تیسرا اہم عنصر موضوع پر تحقیق کے اہداف کی تشریح و توضیح ہے۔ عملی زندگی میں مشغول محققین کے نزدیک ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ یعنی تحقیق و ترقی ایک دوسرے کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں۔ جس تحقیق سے کوئی ترقی نہ ہو اُسے تحقیق شمار نہیں کیا جاتا۔ مقالہ نگار یہ واضح کرے کہ جب اُس کے موضوع پر تحقیق مکمل ہو جائے گی تو اُس

کے ملک، قوم، ادارے، معاشرے یا خود مقالہ نگار میں سے کس کس کو کیا کیا حاصل ہو گا؟ صاف عبارت اور غیر مبہم الفاظ میں مقالہ نویس اپنے منتخب موضوع اور اُس پر تحقیق کے مقاصد بیان کرے۔ اِس سلسلے میں کم از کم پانچ معقول اور قابل قبول اہداف پُر کشش اور دلچسپ لفظوں میں بیان کیے جائیں۔

۵۔ موضوع پر سابقہ کام کا جائزہ

کسی بھی موضوع پر تحقیق کا اصل ہدف دراصل کوئی نئی چیز پیش کرنا ہوتی ہے نہ کہ تکرار اور نقل محض۔ چونکہ تحقیق کا مقصد ترقی ہے اس لیے معلوم ہونا چاہیئے کہ تکرارِ معلومات اور نقلِ عبارات سے کوئی علمی، فکری یا مادی ترقی نہیں ہوتی۔ اِس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ موضوع پر سابقہ کام کا جائزہ لینا بہت ضروری اَمر ہے۔ جب تک سابقہ کام کا اچھی طرح جائزہ نہ لیا جائے نیا کام کرنے کی جگہ معلوم نہیں ہو سکتی۔ اِس لئے سابقہ کام کا جائزہ موضوع کے خاکے کا بہت اہم عنصر ہے۔ عملاً یہ وہ کام ہے جو خاکہ لکھنے سے بھی پہلے کرنا پڑتا ہے پھر کہیں جا کر موضوع یا مقالہ کے عنوان کی عبارت صفحۂ عنوان پر لکھی جاتی ہے۔ اس عنصر میں مقالہ نویس اُن کتب، تحقیقی مقالات، مضامین، سیمینارز، کانفرنسیں، مذاکرے، مباحثے، اخباری کالم، وغیرہ کا ذکر کرتا ہے جن کا موضوع سے گہرا تعلق ہوتا ہے۔ اگر سابقہ کام جو مذکورہ صورتوں میں دستیاب ہوتا ہے کی تعداد اور مقدار بہت زیادہ ہو تو بہت اہم دس بارہ کتب وغیرہ کا تعارف کروایا جائے۔

سابقہ کام کا جائزہ اِس طرح لکھا جائے کہ ایک طرف تو موضوع منظور کرنے والا بورڈ یہ جان لے کہ مقالہ نویس اپنے موضوع سے متعلق علمی کام کو مطلوبہ حد تک جانتا ہے۔ دوسری طرف جائزہ قلم بند کرتے وقت ایسا اُسلوب اختیار کیا جائے جس سے واضح ہو کہ مقالہ نویس کا کام سابقہ کام کی تکرار یا نقل محض نہیں بلکہ موضوع کے وہ گوشے ہیں جو سابقہ محققین اور مصنفین کی تالیفات و تحقیقات میں نہیں آ سکے یا اُن کے دور میں اِس کی چونکہ ضرورت نہیں تھی اس لئے انہوں نے اس طرف نہ تو کوئی توجہ دی اور نہ کوئی رائے دی۔ اُس کمی اور خلا کو یہ محقق پورا کرے گا۔ اس طریقے سے مقالہ نویس کا کام چھَپانے کا ہو گا چھُپانے کا نہیں۔ جو مقالہ نویس اپنے مقالہ کو سابقہ مصادر و مراجع سے نقول اور اقتباسات سے بھر دیتے ہیں نہ اصل مصنف کا حوالہ دیتے ہیں اور نہ اپنی طرف سے کوئی قابل ذکر سوچ و فکر اور رائے کو شامل کرتے ہیں اُن کا کام فقط جمع المواد یا علمی و ادبی سرقہ شمار ہوتا ہے[۴۴]۔ آج کل ادبی و علمی سرقہ ایک قابل سزا جرم ہے۔

علمی سرقہ سے شاید وقتی فائدہ حاصل ہو جائے مگر کچھ عرصہ بعد ضرور ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں کہ سرقہ بازی کو اپنی تحقیق بتانے والے مقالہ نویسوں کو بہت شرمندگی اور بعض اوقات غیر متوقع نقصان برداشت کرنا پڑتا

ہے۔ اسی وجہ سے بعض اعلیٰ عہدیداروں کے عہدے، مراعات اور سہولیات واپس لے لی جاتی ہیں۔ بعض کو عدالتوں میں مقدمات کی پیروی اور ذلت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ عملی زندگی میں صرف لائق، قابل اور تخلیقی صلاحیت رکھنے والے اہل علم کی عزت اور قدر منزلت ہوتی ہے اس لئے مقالہ میں نقل محض اور تکرار معلومات سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ اِس حقیقت سے استدلال نہ کیا جائے کہ دوسرے بھی ایسا کر رہے ہیں۔ ایک مقالہ نگار سابقہ کام کا جتنا زیادہ مطالعہ کرے گا اور اُس کا جائزہ لے کر اپنے عنوان کی نوک پلک سنوارے گا اتنا ہی آسانی ہو گی۔ اِس طریقے سے وہ اُس موضوع پر اتھارٹی اور سند سمجھا جائے گا؛ لوگوں کے نزدیک وہ ایک بااعتماد فاضل اور محقق و مستند اِسکالر شمار ہو گا۔ اس لئے وہ اس کی طرف رہنمائی کے لیے رجوع کریں گے۔

ایک عرب استاد نے قابل قدر تحقیق کو نَملہ اور نَحلہ یعنی چیونٹی اور شہد کی مکھی کے کام کی مثال سے سمجھایا ہے۔ چیونٹی مختلف جگہوں کا سفر کرتی ہے؛ موسم کی صعوبتیں برداشت کرتی ہے؛ راہ گیروں کے پیروں تلے بھی کچلی جاتی ہے پھر بھی اپنا کام جاری رکھتی ہے اور اپنے کھانے کی متعدد اشیاء تلاش کر کے اپنے بِل میں جمع کر کے رکھ دیتی ہے مگر اُس کے عمل سے کوئی نئی چیز سامنے نہیں آتی۔ گویا اُس نے صرف مواد جمع کیا ہے۔ اس کے برعکس شہد کی مکھی کی جِد و جُہد تلاش و تحقیق ہے۔ وہ بھی جگہ جگہ کا سفر کرتی ہے؛ وقت لگاتی ہے؛ ایک ایک پھول کی نہ صرف زیارت کرتی ہے بلکہ اُس سے اخذ فیض کرتی ہے؛ ہر جگہ کے پھول اور اُن کا رس مختلف ہوتا ہے؛ اُن کا ذائقہ اور رنگ مختلف ہوتا ہے؛ وہ اُن سب کو اپنے چھتے میں جمع کرتی ہے اور جمع شدہ مواد پر اِس انداز سے محنت کرتی اور اپنی مثبت سوچ و تخلیقی فکر سے اُس پر اِس انداز سے اثر انداز ہوتی ہے کہ جمع شدہ رس چاہے وہ پھیکا تھا یا ترش، کڑوا تھا یا بے ذائقہ سب ایک لذیذ شہد میں ڈھل جاتا ہے جسے ہر کوئی حاصل کرنے کی کوشش اور کھانے کی خواہش کرتا ہے۔ چیونٹی کے جمع شدہ مواد کی طرف کوئی انسان یا جانور توجہ نہیں کرتا۔ وہ زمین پر اُس کے بل ہی میں رہتا ہے۔ اُس کا فائدہ بہت محدود ہوتا ہے۔ جبکہ شہد کی مکھی کے کام کا نتیجہ دور و نزدیک تک پہنچتا ہے۔ قرآن مجید میں بھی اُس کی تعریف کی گئی ہے۔ اس مثال سے حقیقی اور غیر حقیقی تحقیق کے درمیان فرق اور اُن کے نتائج کی اِفادیت اور حدود کو سمجھا جا سکتا ہے۔ اِس لئے ایک مقالہ نگار کو اسی جگہ فیصلہ کرنا پڑے گا کہ وہ نملہ نہیں نحلہ کی طرح علمی فضاؤں کا مسافر بنے گا۔ غالباً حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا:

بِقَدَرِ الْکَدِّ تکتسبُ الْمَعَالی	ومن طلب العلا سَهَرَاللَّیَالی
وَمَنْ رَامَ الْعُلَا مِن غَیرِ کَدٍّ	أَضَاعَ الْعُمرَ فِی طَلَبِ الْمحَال
تَرُومُ الْعِزَّ ثُمَّ تَنَامُ لَیْلاً	یَغُوصُ الْبَحرَ مَنْ طَلَبَ اللَّآلی

دینی موضوعات پر کام کرنے والے مقالہ نگاروں کو بعض اساتذہ کے مطابق المکتبة الشاملة سے کام شروع کرنا چاہیئے۔ اڑتالیس، چوہتر اور ایک سو پچاس جی بی حجم کا مکتبہ شاملہ آج کل طلبہ کے درمیان مروّج ہے۔ اس میں کتب کی اکثریت پی ڈی ایف فارمیٹ میں بھی ہے۔ تفسیر، علوم القرآن، اصول تفسیر، حدیث، اصول حدیث، شروح حدیث، اسماء الرجال، جرح وتعدیل، فقہ، اصول فقہ، فقہ مذاہب اربعہ، اخلاقیات، بلاغت، معاجم، صرف و نحو، منطق و فلسفہ، تاریخ، ادب عربی، وغیرہ علوم سے متعلق اس میں شامل بہت سی کتب اساسی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس کے ہیکل میں مزید عربی کتب کا اضافہ بھی کیا جاسکتا ہے۔

اردو و فارسی زبان کی آن لائن لائبریریاں

اگر ایک مقالہ نگار اپنے منتخب موضوع پر کام کرنے کے لیے مواد اردو و فارسی زبانوں میں میں حاصل کرنا چاہتا ہو تو اُسے انٹرنیٹ کئی مختلف لائبریریاں ملتی ہیں۔ مثلاً اس جدول میں مذکور لائبریریاں ملاحظہ فرمائیے۔

www.maktabah.org/aa/urdu-books	المکتبہ المجددیہ
/http://kitabosunnat.com/kutub-library	کتاب وسنت لائبریری
http://urdu.irlpk.com/	اسلامک ریسرچ لائبریری
http://books.ahlesunnat.net	اسلامی کتابیں
http://library.faizaneattar.net	اسلامک لائبریری
www.minhajbooks.com	اسلامک لائبریری
www.nafseislam.com	نفس اسلام لائبریری
www.marfat.com	معرفت لائبریری
http://ahlehaq.org/	اہل حق ای لائبریری
www.khanqah.org/books/	اسلامی کتابیں
http://only1or3.com	اسلام اور عیسائیت لائبریری
www.khatmenabowat.com	ختم نبوت لائبریری
www.urdulibrary.org/	اردو ویب ڈیجیٹل لائبریری
www.iqbalcyberlibrary.net/en/	علامہ اقبال سائبر لائبریری

ملت لائبریری	http://millat.com/
اردو کی برقی کتابیں	http://kitaben.urdulibrary.org/
اسلامک ریسرچ سنٹر، حیدر آباد، انڈیا	http://islamicrch.org/
ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر، انڈیا	www.ziaislamic.com/default.php

یہ ایسی ویب سائٹیں ہیں جس پر تفسیر، علوم القرآن، حدیث، سیرت، تصوف، فقہ، اسلام اور عیسائیت، ختم نبوت، منطق، مناظرہ، فلسفہ وغیرہ علوم وفنون سے متعلق ہزاروں کتب مفت ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہیں۔ یہاں پاک وہند وغیرہ کے علماء کی کتب اَصل شکل میں دستیاب ہیں۔ ایک مقالہ نگار اِن آن لائن لائبریریوں سے اپنے موضوع سے متعلق کتب کا مطالعہ کر سکتا ہے اور پھر سابقہ کام کا جائزہ لے کر اپنے موضوعِ تحقیق کو آخری شکل دے سکتا ہے۔

دینی صحافت کے جرائد

بعض موضوعات پر تازہ ترین تحقیقات، آراء واقوال پر محققین اور علماء کے رُجحانات علمی مجلات میں شائع ہونے والے مقالات ومضامین کے ذریعے معلوم کیے جاسکتے ہیں۔ اس سلسلے میں اردو زبان میں شائع ہونے والے چند آن لائن مجلات کے نام اور کی ویب سائٹیں درج ذیل جدول میں پیش ہیں۔ یہ مجلات دینی صحافت شمار ہوتے ہیں۔ اِن میں کئی دفعہ ایسے اداریے یا مضامین شامل ہوتے جو کسی قابل تحقیق موضوع کا پتا دیتے ہیں۔ اِن کی مدد سے نئے نئے مذہبی رُجحانات پر تحقیقی موضوع مل سکتا ہے۔

ماہنامہ، اشرفیہ، مبارک پور، انڈیا	http://aljamiatulashrafia.org/monthly_ashrafia.php?lang=UR
ماہنامہ، سُنی دعوتِ اسلامی، ممبئی انڈیا	www.sunnidawateislami.net/literature/magazine.php
ماہنامہ، جام نور، دہلی انڈیا	www.khushtarnoorani.in/articles/
ماہنامہ، سُنی آواز، ناگ پور انڈیا	www.sunniawaz.com/category/monthly/
ماہنامہ، اعلیٰ حضرت، بریلی انڈیا	www.ala-hazrat.org/106agazine.html
ماہنامہ، المظہر، کراچی	www.almazhar.com/
ماہنامہ، مصلح الدین، کراچی	http://mahnama.ahlesunnat.net/
ماہنامہ، مصطفائی نیوز، کراچی	www.mustafai.net/mustafai_news.php

ماہنامہ، تحفظ، کراچی	http://tahaffuz.com/
ماہنامہ، منہاج القرآن، لاہور	www.minhaj.info/mag/index.php
ماہنامہ، دختران اسلام، لاہور	www.minhaj.info/di/index.php?mod=mags
سہ ماہی، العلماء، لاہور	www.minhaj.info/ulama/index.php?mod=mags
ماہنامہ، آواز اہل سنت، گجرات	http://ahlesunnat.info/magazine/index.htm
ماہنامہ، دلیل راہ، لاہور	www.daleelerah.info/#
ماہنامہ، سیدھا راستہ، لاہور	www.seedharastah.com/seedha.php
ماہنامہ، سلطان الفقر، لاہور	www.tehreekdawatefaqr.com/sf/multimedia/eng/magazine.html
ماہنامہ، رضائے مصطفٰے، گوجرانوالہ	http://raza-e-mustafa.blogspot.com/
ماہنامہ، ترجمان القرآن، لاہور	http://tarjumanulquran.org/
ماہنامہ ندائے اعتدال، انڈیا	www.nadwifoundation.org/index.php/magazine
ماہنامہ دار العلوم دیوبند	www.darululoom-deoband.com/urdu/magazine/new/index.php
ماہنامہ، الفرقان، لکھنؤ	www.taubah.org/Al-furqan/
ماہنامہ، پیام عرفات، بریلی	www.abulhasanalinadwi.org/payam_13.html
سہ ماہی شعور و آگہی، لاہور	www.rahimia.org/shaoor-o-agahi
سہ ماہی تحقیقات اسلامی، انڈیا	www.tahqeeqat.net/issues.asp
ماہنامہ، رحیمیہ، لاہور	www.rahimia.org/rahimia-magazine
ماہنامہ، لولاک، ملتان	www.laulak.info/MLAULAK/laulak.htm
ماہنامہ، الاحسن، لاہور	www.jamiaashrafia.org/alhassan_magazine.html
ہفت روزہ، ختم نبوت، کراچی	www.khatm-e-nubuwwat.info/
ماہنامہ، الشریعہ، گوجرانوالہ	www.alsharia.org/
ماہنامہ، فقیہ، سرگودھا	http://ahnafmedia.com/monthly-al-faqeeh

سہ ماہی، **قافلہ حق**، سرگودھا www.ahnafmedia.com/component/k2/itemlist/category/168-qafla-e-haq-magazine	
ماہنامہ، **محدث**، لاہور	http://magazine.mohaddis.com/
ماہنامہ، **البلاغ**، کراچی	http://albalagh.deeneislam.com/
ماہنامہ، **البینات**، کراچی	www.banuri.edu.pk/ur/bayyinat
میثاق، **حکمت قرآن**، لاہور http://data.tanzeem.info/BOOKS/Magzine/2010/index.html	
ماہنامہ، **الدعوۃ الی اللہ**۔	www.addawa.com/allmag.htm
ماہنامہ **اشراق**، لاہور	www.al-mawrid.org

اِن کے علاوہ اور بھی بہت سے رسائل ایسے ہیں جن کی اپنی ویب سائٹ ابھی تک شاید نہیں بنی۔ مثلاً **السعید** ملتان، **فقہ اسلامی** کراچی، **معارف رضا** کراچی، **متاع کاروان** بہاولپور، **فیض عالم** بہاول پور، **انوار الفرید** ساہیوال، **نور الحبیب** بصیر پور، **ضیائے حرم** لاہور، **سوئے حجاز** لاہور، **عرفات** لاہور، **النظامیہ** لاہور، **جہان رضا** لاہور، **البرھان** واہ کینٹ، **دعوت تنظیم الاسلام** گوجرانوالہ، **الجامعہ** جھنگ، **کاروانِ قمر** کراچی، **نوید سحر** مانسہرہ، وغیرہ۔

مزید برآں: **الحق** اکوڑہ خٹک، **الخیر** ملتان، **حق چاریار** لاہور، **الحامد** لاہور، **تعلیم القرآن** راولپنڈی، **العصر** پشاور، **الفاروق** کراچی، **تعمیر افکار** کراچی، **مکالمہ بین المذاہب** لاہور، سہ ماہی **ایقاظ** لاہور، **طلوع اسلام** لاہور، **دعوۃ** اسلام آباد، سہ ماہی **حکمت قرآن** لاہور، سہ ماہی **تعلیمی زاویے** اسلام آباد، سہ ماہی **الاقرباء** اسلام آباد، وغیرہ۔

اسی طرح **ترجمان الحدیث** فیصل آباد، **الحرمین** لاہور، **رشد** لاہور، **اسوہ حسنہ** کراچی، **نداء الجامعہ** کراچی، **صحیفہ اہل حدیث** کراچی، **الاعتصام** لاہور، **اہلحدیث** لاہور، **حدیبیہ** کراچی، وغیرہ۔ ان کو دیکھنے سے بھی مناسب عصری موضوع منتخب کرنے سے بہت مدد مل سکتی ہے۔

اِنسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز(IPS) اسلام آباد کی طرف سے اِن مجلات کے مطالعے، جائزے اور اِن کے افکار میں نئے رُجحانات کی نشاندہی کرنے والا ایک جریدہ "دینی صحافت" کے نام سے شائع ہوتا رہاہے۔ وہ بوجوہ بند ہوا تو کچھ عرصہ بعد اسی نوعیت کا ایک جریدہ "مباحث" شروع کیا گیا۔ اِنسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز کا ایک جریدہ "نقطہ نظر" بھی ہے جس میں نئی کتابوں پر تبصرے شائع ہوتے ہیں۔ ان کا کچھ تعارف آئی پی ایس کی ویب سائٹ پر بھی پیش کیا جاتا ہے۔ نئے اور مصروفِ عمل مقالہ نگاروں کے لیے اِن کا مطالعہ بہت فائدہ مند ہوتا ہے۔

پاکستان میں اردو، عربی، انگریزی اور علاقائی زبانوں میں شائع ہونے والے مجلات، جرائد اور رسائل کو زیادہ سے زیادہ جمع کرنے والی لائبریری نیشنل لائبریری آف پاکستان، نزد وزیر اعظم ہاؤس اسلام آباد ہے۔ اس کا آن لائن کیٹلاگ بھی ہے۔ یہاں استفادہ کا بہترین موقع فراہم کیا جاتا ہے۔

عالم عرب کے مجلات و جرائد

اردو زبان میں ان چند مجلات و رسائل کے ذکر کے بعد اب عالم عرب کے چند مجلات کی نشاندہی کی جاتی ہے تاکہ اگر کوئی مقالہ نگار پاک وہند سے باہر عالم عرب کے اِسلامی اداروں میں جاری علمی و تحقیقی رُجحانات سے واقفیت حاصل کرنا چاہے تو اُس کے لئے آسانی ہو جائے۔

مجلہ ،الاحیاء، المملکۃ المغربیۃ	www.alihyaa.ma/Default.aspx
مجلة الواضحة، الرباط	http://edhh.org/alwadiha/index.php
مجلة جامعة أم القرى	https://uqu.edu.sa/page/ar/182549
مجلة البحوث والدراسات القرآنية	http://jqrs.qurancomplex.gov.sa/
مجلة جامعة أم القرى لعلوم اللغاتو آدابها	http://uqu.edu.sa/page/ar/1061
مجلة المعهد المصري للدراسات الاسلامية	http://wadod.net/bookshelf/category/12
مجلة الجامعة الإسلامية بغزة	www2.iugaza.edu.ps/ar/periodical
مجلة آفاق التراث والثقافة	http://wadod.net/bookshelf/category/35
مجلة مجمع اللغة العربية – مصر	http://wadod.net/bookshelf/category/8
مجلة الفقه والقانون	https://sites.google.com/site/marocsitta/home
مجلة الشريعة والقانون، جامعة الإمارات	http://sljournal.uaeu.ac.ae/prev_issues.asp
مجلة العدل، السعودية	http://adl.moj.gov.sa/archive.aspx
المجلة القضائية، السعودية	http://adl.moj.gov.sa/Alqadaeya/archivep.aspx
مجلة الدارة، السعودية	www.darah.org.sa/Resources/Magazine/Pages/1435161.aspx
مجلة العلوم الشرعية، السعودية	www.csi.qu.edu.sa/Magazine/Pages/default.aspx
مجلة الجامعة العراقية	http://aliraqia.edu.iq/publications/mabda

مجلة جامعة كربلاء	www.iasj.net/iasj?func=issues&jId=177&uiLanguage=ar
مجلة الحجاز العالمية	http://alhijaz-international-journal.com/ar/index.php?pa=issues
مجلة الدراسات الإسلامية والعربية بدبي	www.wadod.org/vb/showthread.php?t=5540
المجلة الزيتونية	http://waqfeya.com/category.php?cid=140
مجلة إسلامية المعرفة	http://eiiit.org/resources/eiiit.asp
مجلة تبيان للدراسات القرآنية	www.alquran.org.sa/main/
مجلة العلوم الاقتصادية والقانونية، دمشق	www.damascusuniversity.edu.sy/mag/law/
مجلة الجنان، لبنان	www.jinan.edu.lb/main/index.php?id=aljinanar
مجلة جامعة المدينة العالمية ، ماليزيا	http://magazine.mediu.edu.my/
مجلة كلية العلوم الاسلامية، بغداد	http://repository.uobaghdad.edu.iq/ArticleShow.aspx?ID=25
مجلة الدراسات الدولية	www.iasj.net/iasj?func=issues&jId=40&uiLanguage=ar
مجلة جامعة القدس المفتوحة	www.qou.edu/arabic/index.jsp?pageId=208
مجلة جامعة فلسطين	http://research.up.edu.ps/Versions_M
مجلة جامعة ابن رشد	www.averroesuniversity.org/au/index.php
مجلة العلوم التربوية والنفسية، بحرين	www.uob.edu.bh/pages.aspx?module=pages&id=1564&SID=434
مجلة الدراسات العقدية، مدينة منوره	http://aqeeda.org/container.php?fun=bookmaincat&cat=mag
مجلة العلوم الانسانية، فلسطين	www.hebron.edu/index.php/ar/jour-hum
مجلة الوعي الإسلامي، كويت	www.alwaei.com/site/index.php/archive
مجلة الأندلس للعلوم التطبيقية، صنعاء	www.andalusuniv.net/issues-magazine.php

مجلة العلوم الحديثة والتراثية	www.jmsh.eu/news.php?action=list&cat_id=15
مجلة الجامعة الأسمريّة، ليبيا	www.asmarya.edu.ly/magazine/magazine.htm
مركزدراسات الوحدة العربية، ليبيا	www.caus.org.lb/Home/magazine_categories.php
المجلة الأردنية في الدراسات الإسلامية	http://web2.aabu.edu.jo/Islamic/
مجلة جامعة الوادی	www.univ-eloued.dz/index.php/home/29-univ/univ-5/236-2014-02-23-10-06-07
مجلة المجمع الفقهي، مكة المكرمة	www.themwl.org/Publications/default.aspx?ct=1&cid=14&l=&pg=1
مجلة البلقاء، جامعة عمان الأهلية	www.ammanu.edu.jo/ar/graduatestudy/pages/balqapublictions.aspx?row=1
مجلة الشريعة والدراسات الإسلامية ـ جامعة الكويت	www.pubcouncil.kuniv.edu.kw/jsis/homear.aspx?id=8&Root=yes

علوم اسلامیہ و عربیہ کے متداول نصابِ تعلیم سے طلبہ کو عربی ادب بالخصوص عربی شاعری سے آگاہی ہوتی ہے۔ اگر کوئی مقالہ نویس اس علم یا فن میں تحقیقی موضوع منتخب کرنا چاہے اور جدید عرب شعراء کے کلام کو جاننا چاہے تو اس سلسلے میں دلچسپی اور ذوق رکھنے والوں نے "موسوعة الشعر العربي و الادب" تیار کیا ہے جس کے اِصدار خامس میں ڈھائی لاکھ سے زائد اشعار ہیں۔ بہت سے اشعار کی آڈیو آواز بھی اس موسوعۃ میں شامل ہے۔ ان سائٹوں http://majles.alukah.net/t103055 اور www.damasgate.com/vb/t315350 کی مدد سے بھی ڈاؤن لوڈ کیا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد اپنے کمپیوٹر میں انسٹال کر کے آپ اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

عربی زبان کی آن لائن لائبریریاں

اگر کوئی مقالہ نویس اپنے موضوع سے متعلق عربی زبان میں کتب کا ضرورت مند ہے تو وہ ذیل کی جدول میں مذکور ویب سائٹیں اُس کی بہت زیادہ مدد کر سکتی ہیں۔ جتنی کتب چاہیں مفت میں ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔

شبكة ابن مريم الإسلامية	www.ebnmaryam.com/web/
شبكة مشكاة الاسلامية	www.almeshkat.net/books/index.php

www.al-mostafa.com/	مكتبة المصطفى
http://www.bib-alex.com/	مكتبة الإسكندرية
www.muslim-library.com/	المكتبة الاسلامية الالكترونية الشاملة
www.alukah.net/library/	مكتبة الألوكة
http://shamela.ws/	المكتبة الشاملة
www.ebooks4islam.com/	المكتبة الإسلامية الشاملة
http://islamport.com/index2.html	الموسوعة الشاملة
http://al-maktabeh.com/	مكتبة المهتدين الاسلامية لمقارنة الاديان
http://waqfeya.com/	المكتبة الوقفية
http://allbooks1.com/	مكتبة جميع الكتب
http://kt-b.com/	جامعُ الكتبُ المصوّرة
www.khaldia-library.com/	مكتبةُ خالدة
http://saaid.net/book/index.php	مكتبةُ صيد الفوائد
www.book.alashraf.ws/index.php	مكتبةُ السادة الأشراف
http://library.tafsir.net/	مركزُ تفسير للدراسات القرآنية
www.alfiqh.ma	مركزُ البحوث والدراسات فی الفقه المالکی
http://ao-academy.org/ar/library/	الاكاديمية العربية فی الدنمارك
www.booksjadid.net/	موقع جديد الكتب
www.sahaba.rasoolona.com/	صحابة رسول الله

۶۔ موضوع پر تحقیق کے بنیادی سوالات

کسی بھی موضوع کے علمی خاکہ میں یہ عنصر سب سے اہم، انتہائی ضروری اور مغز کی حیثیت رکھتا ہے۔ اِس جگہ مقالہ نویس کم از کم تین اور زیادہ سے زیادہ پانچ ایسے علمی سوالات اُٹھاتا ہے جن کا اُس کے منتخب عنوان سے انتہائی

گہرا ربط ہوتا ہے۔ وہ سوالات اَیسے ہوتے ہیں جو موضوع پر سابقہ کام کے جائزہ کے نتیجے میں سامنے آتے ہیں۔ اُن میں سے پہلے سوال کا جواب تحقیقی مقالے کا پہلا باب بنتا ہے، دوسرے سوال کا جواب دوسرا باب اور اسی طرح آخری سوال کا جواب آخری باب۔ گویا موضوع کے بارے میں یہ بنیادی سوالات ہوتے ہیں جو ایک طرف عنوان سے مربوط ہوتے ہیں اور دوسری طرف ابواب وفصول سے۔ دراصل یہ سوالات تحقیقی مقالہ کی جان ہوتے ہیں۔ انہی کی معقولیت، مناسبت اور قطعیت ہی تحقیقی مقالہ کی وقعت اور قدر وقیمت کا تعین کرتی ہے۔ یہ سوالات جب تک انتہائی واضح، قطعی اور حتمی انداز میں مقالہ نگار پر عیاں نہ ہوں وہ دل کی تسلی اور اطمینانِ قلب سے اپنا کام پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچا سکتا۔ لہٰذا سوالات کی تیاری انتہائی حزم واحتیاط سے کرنی چاہیئے۔

۷۔ موضوع پر تحقیق کی حدود

بہت سے مقالہ نگار جب اپنے موضوع کا خاکہ لکھتے ہیں تو اپنی تحقیق کی حدود کا تعین نہیں کرتے۔ یہ بات سمجھنا کوئی مشکل امر نہیں ہے کہ دُنیا میں تحقیقی کام نہ صرف یہ کہ ہمہ وقت تسلسل سے ہو رہا ہے بلکہ یہ ہزاروں، سینکڑوں سالوں سے ہو رہا ہے۔ لہٰذا عنوان کی عبارت میں اور خاکہ کے اِس عنصر میں موضوع کی زمانی حدود کا ذکر کرنا چاہیئے۔

بے شمار موضوعات پر مسلسل ہونے والا کام دُنیا کے کئی خطوں، ملکوں، اداروں اور اشخاص کے ہاں ہو رہا ہے۔ اِس لئے آج کسی محقق کے لیے ممکن نہیں کہ وہ اس کا اِحاطہ اور مطالعہ کر سکے۔ اِس لیے مقالہ نگار کو اپنے موضوع کی مکانی حدود کا بھی ذکر کرنا چاہیئے کہ اس کا کام کسی ایک ضلع، صوبے یا ملک تک محدود ہو گا یا کسی ایک براعظم تک۔

اِس کے علاوہ محقق کو یہ حقیقت کبھی بھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ ہزاروں سالوں سے اور دُنیا بھر میں ہونے والا کام صرف اُس کی زبان میں نہیں ہو رہا۔ گوگل ویب سائٹ کے ایک اندازے کے مطابق اس وقت دُنیا میں چھ ہزار پانچ سو زبانیں بولی جاتی ہیں۔ اگر چہ اُن سب میں قابل ذکر علمی کام نہیں پایا جاتا پھر بھی اُن زبانوں کی تعداد ہزاروں کو پہنچتی ہے جن میں علمی کام شائع ہو رہا ہے۔ اِس لئے مقالہ نگار صرف اُن زبانوں کا ذکر کرے جن میں شائع شدہ ادب کا مطالعہ وہ کر سکتا ہے۔ بعض اوقات موضوع سے متعلق مصادر و مراجع مقالہ نویس کی زبان میں ہوتے ہیں لیکن وہ اُس کی پہنچ یا رسائی میں نہیں ہوتے۔ لہٰذا ایسا موضوع منتخب نہیں کرنا چاہیئے جس پر کام کرتے وقت متعلقہ مواد حاصل نہ ہو سکے۔

مذہبی دُنیا میں ہزاروں فرقے اور جماعتیں پائی جاتی ہیں؛ سیاسی جماعتوں میں توڑ پھوڑ ہوتی رہتی ہے؛ نئی نئی تحریکیں وجود میں آتی اور مٹتی رہتی ہیں؛ معاشرے کے سماجی و معاشی حالات بھی تغیر پذیر ہیں جبکہ موضوع پر کام

مکمل کرنے کے لیے بھی مقالہ نویس کا وقت محدود ہوتا ہے۔ اِن کے علاوہ اور بھی بہت سے ایسے اُمور ہیں جن کی وجہ سے اپنے مقالے کی حدود اِس طرح واضح نکات میں بیان کرنی ضروری ہوتی ہیں تاکہ ایک طرف وہ وقت پر مکمل ہوتا نظر آئے تو دوسری طرف کسی کا اعتراض وارد نہ ہو سکے۔

۸۔ موضوع پر تحقیق کا منہج

کسی بھی موضوع پر تحقیقی کام کرنے کے لیے کئی طریقے یا مناہج ہوتے ہیں۔ اپنے موضوع کے خاکہ میں مقالہ نویس اُس منہج کا واضح طور پر ذکر کرتا ہے کہ اُس کا منہج تقابلی ہوگا؛ تحلیلی و تنقیدی ہوگا؛ وصفی مطالعہ ہوگا یا جدلی اور کلامی ہوگا؛ استقرائی اور استنباطی ہوگا یا فلسفیانہ ہوگا۔ جو منہج موضوع کے مزاج، بنیادی سوالات اور اہداف سے مناسبت رکھتا ہو اُس کا بیان خاکہ کے اِس عنصر میں بہت ضروری ہوتا ہے۔ اِن مناہج کی تفصیل اصول البحث، مناہج بحث، اصول تحقیق وغیرہ نامی کتب میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے جو عربی اور اردو دونوں زبانوں میں شائع ہوئی ہیں۔

۹۔ موضوع کے ابواب و فصول

خاکہ کے اِس عنصر میں مقالہ نگار اپنے سوالات کے پیشِ نظر اَبواب اور اُن کے عنوانات کا ذکر کرتا ہے۔ اگر ابواب وسیع مزاج اور عریض نوعیت کے ہوں تو ہر باب کے نیچے فصول میں اُس کی تقسیم کرنی چاہیئے اور ہر فصل کا نام یعنی عنوان بھی جامع انداز میں لکھنا چاہیئے۔ اگر فصول بھی مزید تقسیم ہو سکیں تو اُن کے نیچے مباحث اور اُن کے عنوانات بھی ذکر کرنا چاہیئے۔ اسی طرح حسبِ ضرورت مباحث کو مطالب میں بھی تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس سے مقالہ نگار اور اُس کے مشرف پر تحقیقی کام کی متنوع تہیں اور متعدد پہلو بالکل واضح ہو جاتے ہیں۔ بس یہ بات کبھی بھی فراموش نہ ہو کہ ابواب و فصول و مباحث در اصل تحقیق کے لیے اُٹھائے گئے سوالات کے جوابات ہیں جو صفحہ عنوان پر لکھی عبارت سے مربوط ہوتے ہیں۔ جو باب، فصل یا مبحث اُٹھائے گئے سوالات اور صفحہ عنوان پر لکھے موضوع سے مربوط نہ ہو اُسے مقالہ میں کسی طرح بھی شامل نہیں کرنا چاہیئے۔ ہر وہ باب، فصل یا مبحث موضوع سے گہرا تعلق رکھتا ہے جس کے بغیر موضوع پر بحث ادھوری اور نامکمل معلوم ہو یعنی اگر اُسے ہٹا دیا جائے تو تحقیق کے پورے ڈھانچے میں ایک خلا پیدا ہو جائے۔ اگر ایسا نہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ باب، فصل یا مبحث غیر متعلق ہے، اُسے شامل نہیں کرنا چاہیئے۔

۱۰۔ ابواب و فصول سے متعلق ایک اہم بات

خاکہ میں مصادر و مراجع کی فہرست سے پہلے ایک نوٹ لکھا جاتا ہے۔ عربی زبان میں اس کے الفاظ کچھ یوں

ہوتے ہیں: الخطة قابلة للتعديل والتغيير خلال البحث۔ یعنی بحث و تحقیق کے دوران موضوع کی معروضی صورت حال کے پیش نظر خاکہ میں کچھ تبدیلی کی جاسکتی ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ صفحہ عنوان پر لکھی موضوع کی عبارت بدلی جاسکتی ہے بلکہ یہ مطلب ہے کہ ابواب و فصول میں کچھ ترمیم کی جاسکتی ہے۔

۱۱۔ مصادر و مراجع کی فہارس

کسی بھی موضوع پر کام یا تحقیق کے لیے استعمال ہونے والا مواد یا تو مصادر میں ہوتا ہے یا پھر مراجع میں۔ عربی اور اسلامی موضوعات پر تحقیق کرنے والے پاکستانی محققین کے مصادر و مراجع عموماً اردو، عربی اور انگریزی زبانوں میں ہوتے ہیں کیونکہ وہ عام طور اِن زبانوں کو جانتے ہیں۔ اِس لئے خاکہ کی تیاری میں مصادر و مراجع کو اُن کی زبانوں کے لحاظ سے الگ الگ مرتب کرنا چاہیئے۔ ایم ایس ورڈ کے اندر حوالہ جات اور مصادر و مراجع کی فہرست مرتب کرنے کے لیے مختلف سٹائل گائیڈز میسر ہوتی ہیں۔ انہیں نہ صرف آسانی سے استعمال کیا جاسکتا ہے بلکہ غلطیوں سے بچاؤ اور مکمل درستی کا بھی لحاظ رکھا جاسکتا ہے۔

مصادر و مراجع کی فہارس مرتب کرتے وقت یہ ذہن میں رہے کہ اُن کی فہرست الف بائی ترتیب میں ہو۔ پہلے مصنف کا نام، پھر تصنیف / تالیف کا پورا نام، پھر مترجم کا نام، پھر مقام طبع (شہر، ملک کا نام)، پھر ناشر کا نام، پھر طبع نمبر، پھر سَن اشاعت۔ کتاب کے نام کے نیچے خط لگانا، یا اُسے بولڈ کرنا یا ترچھا لکھنا چاہیئے۔ اِن میں سے ہر ایک جزو کے بعد کامہ لگانا نہیں بھولنا چاہیئے۔ مثلاً غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن، فرید بک سٹال، لاہور، ط۷، ۲۰۰۷ء.

اس سلسلے میں نئے مقالہ نگار اُن مقالات سے بھی استفادہ کرسکتے ہیں جو محنت کروانے والے کسی نگرانِ مقالہ کی نگرانی میں مدرسہ میں یا یونیورسٹی میں مکمل ہو چکے ہوں۔ یہ واضح رہے کہ خاکہ میں شامل مصادر و مراجع کی فہرست ابتدائی فہرست ہوتی ہے جو مصادر و مراجع کے مختلف زُبانوں میں ہونے کی وجہ سے دو، تین یا چار فہرستوں کی شکل میں لکھی جاتی ہے لیکن مقالہ کی تکمیل پر نہ صِرف اُس میں نمایاں اِضافہ ہوتا اور تبدیلی آجاتی ہے بلکہ کئی عنوانات کے تحت متعدد فہارس تیار کرنی ہوتی ہیں۔ اس لئے اس میں مذکورہ فنی اصلاحات اور تبدیلیاں ضرور کرنی چاہیئں۔ اس سے نہ صرف مقالہ کے نمبر زیادہ ملتے ہیں بلکہ دوسروں کو یا خود مقالہ نویس کو بھی بعد میں کسی کتاب یا مصنف کے بارے میں معلومات جاننے کے لئے آسانی ہوتی ہے۔ مثلاً مقالہ میں ذکر کی جانے والی آیات قرآنی کی فہرست، احادیث نبویہ کی فہرست، فہرستِ اَعلام، فہرست اصطلاحات وغیرہ۔ اسی طرح کچھ چیزیں تکمیل شدہ مقالہ کے آخر میں ضمیمہ جات یا ملحقات کے تحت بھی شامل کی جاتی ہیں۔ ان کی تفصیل کا یہ مقام نہیں ہے۔

حواشی وحوالہ جات

۱۔ دیکھیے: محمد رفیع الدین، ڈاکٹر، اسلامی تحقیق کا مفہوم، مدعا اور طریق کار، (لاہور: دارالاشاعت الاسلامیہ، ط ۱، ۱۹۶۹ء)، ص ۳۔۴۔

۲۔ ملاحظہ فرمائیں: محمد سعد صدیقی (مؤلف)، مسلمان مؤرخین کا اُسلوبِ تحقیق: عصر خلفاء راشدین، قائد اعظم لائبریری (شعبہ ریسرچ سیل)، باغ جناح، لاہور، ۱۹۸۸ء۔

۳۔ ملاحظہ ہو: احمد خان، ڈاکٹر، لائبریری سائنس کا ارتقاء اور مسلمانوں کی خدمات، پورب اکادمی، اسلام آباد، ۲۰۰۹ء۔

۴۔ ڈاکٹر عمر فاروق غازی کرنل ریٹائرڈ اور سید مودودی بین الاقوامی انسٹی ٹیوٹ، وحدت روڈ، لاہور کے ڈائریکٹر ہیں۔

۵۔ دیکھیے: عمر فاروق غازی، تحقیق کے اصول وضوابط احادیث کی روشنی میں، میٹرو پرنٹر، لاہور، ط ۱، ۱۹۹۸ء، ط ۲، ۲۰۰۷ء۔

۶۔ یہ دونوں کتابیں اس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کی جا سکتی ہیں: http://kitabosunnat.com-

۷۔ دیکھیے: عمر فاروق غازی، تحقیق کے بنیادی عوامل وارکان قرآن کی نظر میں، میٹرو پرنٹر، لاہور، ط ۱، ۱۹۹۹ء۔

۸۔ دیکھیے: خورشید احمد، سفیر اختر اور محمد عمر چھاپرا (مصنفین)، تحقیق۔۔ تصورات اور تجربات، انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز، اسلام آباد، ۲۰۱۲ء۔

۹۔ ڈاکٹر افتخار احمد خان گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد میں شعبہ علوم اسلامیہ وعربی میں اسسٹنٹ پروفیسر ہیں۔

۱۰۔ دیکھیے: افتخار احمد خان، ڈاکٹر، اصولِ تحقیق، (فیصل آباد: شمع بکس، سن ندارد)، ص ۳۲۔۴۱. اس کتاب میں ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی کی تقریظ کے آخر میں محرم ۱۴۳۶ھ کی تاریخ لکھی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب ۲۰۱۴ء میں شائع ہوئی ہے۔

۱۱۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد باقر خان خاکوانی علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد کے کلیہ عربی وعلوم اسلامیہ کے ڈین رہے ہیں اور وہیں سے ریٹائرڈ ہوئے تھے۔

۱۲۔ دیکھیے: محمد باقر خان خاکوانی، پروفیسر ڈاکٹر، اسلامی اصول تحقیق، (لاہور: ادبیات، ط ۱، ۲۰۱۳ء)، ص ۲۱۱۔۲۴۶۔

۱۳۔ ڈاکٹر عبدالحمید خان عباسی علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی میں شعبہ تفسیر وعلوم القرآن کے چیئرمین ہیں۔ اُن کی کتاب 'اصول تحقیق' کا طبع اول ۲۰۰۳ء، طبع دوم ۲۰۱۲ء اور طبع سوم ۲۰۱۳ء میں نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد نے شائع کیا ہے۔

۱۴۔ دیکھیے: عبدالحمید خان عباسی، ڈاکٹر، اصول تحقیق، (اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن، ط ۳، ۲۰۱۳ء)، ص ۱۲۱۔۱۳۲۔

۱۵۔ ڈاکٹر طفیل ہاشمی نے یہ کورس ۱۹۸۷ء میں لکھا تھا۔ دیکھیے: کورس کا تعارف، ص ۲۔

۱۶۔ طفیل ہاشمی، مطالعاتی رہنما: تحقیق نگاری، (اسلام آباد: علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، ط ۱، ۲۰۰۴ء)، ص ۱۵۔۲۷ اور ۴۱۔۴۵.

۱۷۔ چار سو چالیس صفحات کی اِس کتاب کا پہلا ایڈیشن اورینٹل بکس نے ۲۰۱۲ء بمطابق ۱۴۳۳ھ میں لاہور سے شائع کیا تھا۔

۱۸۔ دیکھیے: خالق داد ملک، پروفیسر ڈاکٹر، تحقیق وتدوین کا طریقہ کار، (لاہور: اورینٹل بکس، ط ۱، ۲۰۱۲ء)، ص ۶۷۔۱۱۳۔

۱۹۔ ڈاکٹر خالق داد ملک کی کتاب "منہج البحث والتحقیق" کا طبع اول ۱۹۹۹ء، طبع دوم ۲۰۰۶ء اور طبع سوم ۲۰۰۹ء میں گنج بخش پرنٹرز لاہور سے شائع ہوا تھا۔

۲۰۔ ”برصغیر پاک وہند میں تصوف کی مطبوعات“ محمد نذیر رانجھا کی ایسی کتاب ہے جس میں عربی و فارسی کتب اور اُن کے اُردو تراجم کی بنیادی معلومات جمع کی گئی ہیں۔ تہذیبِ اخلاق، طرق سلاسل اور تزکیہ نفس سے متعلق موضوع پر کام کے لیے یہ کتاب ایسا اشاریہ ہے جس میں ہزاروں مصادر و مراجع کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اسے میاں اخلاق احمد اکیڈمی، لاہور نے ۱۹۹۹ء میں شائع کیا تھا۔ مزید برآں، مرکز معارف اولیاء، محکمہ اوقاف و مذہبی امور حکومتِ پنجاب کے مجلہ 'معارف اولیاء' میں تصوف اور صوفیاء سے متعلق بہت علمی مقالات شائع ہوتے ہیں۔ ستمبر ۲۰۱۳ء تک اپنی عمر کے گیارہ سالوں میں اس کی چھتیس اشاعتیں آئی تھیں۔

۲۱۔ اس سلسلے میں نجیب العقیقی کی تین جلدوں میں کتاب ”المستشرقون“ کا مطالعہ بہت مفید رہے گا۔

۲۲۔ دیکھیے: www.hec.gov.pk/OurInstitutes/Pages/Default.aspx۔

۲۳۔ دیکھیے: http://vb.tafsir.net۔

۲۴۔ دیکھیے: www.ahlalhdeeth.com۔

۲۵۔ دیکھیے: www.feqhweb.com/vb۔

۲۶۔ دیکھیے: http://vb.tafsir.net۔

۲۷۔ اس سلسلے میں ایچ ای سی کی ویب سائٹ دیکھیے۔ اس پر پیش کی جانے والی معلومات وقتاً فوقتاً حسبِ ضرورت تبدیل ہوتی رہتی ہیں:
www.hec.gov.pk/INSIDEHEC/DIVISIONS/HRD/APPROVEDPHDSUPERVISORS/Pages/ListofSupervisor.aspx

۲۸۔ دیکھیے: برصغیر میں مطالعہ قرآن، فکر و نظر، جلد ۳۶، شمارہ نمبر ۳۔۴، جنوری۔جون ۱۹۹۹ء؛ برصغیر میں مطالعۂ حدیث، فکر و نظر، جلد ۴۲۔۴۳، شمارہ نمبر ۴، ۱، اپریل۔ستمبر ۲۰۰۵ء؛ سیرت نگاری میں جدید رُجحانات، فکر و نظر، جلد ۴۹، شمارہ نمبر ۲۔۳، اکتوبر۔دسمبر ۲۰۱۱۔جنوری۔مارچ ۲۰۱۲ء؛ ڈاکٹر حمید اللہ، فکر و نظر، جلد ۴۰۔۴۱، شمارہ ۴، ۱، اپریل۔ستمبر ۲۰۰۳ء۔

۲۹۔ مثلاً ملاحظہ ہو: شخصیات نمبر، شمارہ ۱۸۔۱۹، اپریل تا ستمبر ۲۰۱۲ء؛ تفردات نمبر، شمارہ نمبر ۲۱، جنوری تا جون ۲۰۱۳ء؛ برصغیر کے مفسرین اور اُن کی تفاسیر، شمارہ نمبر ۲۳، جنوری تا جون ۲۰۱۴ء۔

۳۰۔ ششماہی معارفِ اسلامیکے کچھ خصوصی نمبر: ڈاکٹر محمد حمید اللہ نمبر، جلد ۲، شمارہ ۲، جلد ۳ شمارہ ۱، جولائی ۲۰۰۳ء تا جون ۲۰۰۴ء؛ ڈاکٹر محمود احمد غازی نمبر، جلد ۱۰، شمارہ ۱، جنوری ۲۰۱۱ء تا جون ۲۰۱۱ء؛ اور سیرت نمبر، جلد ۸، شمارہ ۲، جولائی تا دسمبر ۲۰۰۹ء۔

۳۱۔ مثلاً ملاحظہ ہو: ضیاء الامت نمبر، ادارہ ضیائے حرم بھیرہ، ۱۹۹۹ء۔ بعد میں اس نمبر کی اشاعت جدید بھی ہوئی جس پر سَن اشاعت نہیں لکھا۔ ماہنامہ ضیائے حرم کی جلد ۴۱، شمارہ ۶۔۷، ۱۴۳۲ھ / ۲۰۱۱ء بھی ایک خصوصی نمبر ”تحفظِ ناموس رسالت“ ہے۔

۳۲۔ علم قراءات نمبر کی تینوں جلدیں اس ویب سائٹ سے مفت ڈاؤن لوڈ کی جا سکتی ہیں:
http://kitabosunnat.com/kutub-library/quran-aor-ulum-ul-quran

۳۳۔ اِن خصوصی اشاعتوں کے موضوعات جاننے اور انہیں مفت میں ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے یہ ویب سائٹ مفید ہے:
http://magazine.mohaddis.com/shumarajaat/sp-shumara

۳۴۔ ملاحظہ ہو: علامہ فضل حق خیر آبادی و جنگ آزادی ۱۸۵۷ء نمبر، ماہنامہ العاقب، لاہور، جلد ۲، شمارہ ۷۔۹، جولائی۔ستمبر ۲۰۰۹ء۔

۳۵۔ ملاحظہ ہو: ہفت روزہ الاعتصام، لاہور کی اشاعت خاص: بیاد مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی (۱۹۰۸۔۱۹۸۷ء)، ۱۴۲۶ھ / ۲۰۰۵ء۔ یہ اشاعت ۱۲۳۰ صفحات پر مشتمل ہے۔

۳۶۔ ملاحظہ فرمائیں: www.hec.gov.pk/InsideHEC/Divisions/AECA/Pages/HECRecognizedSocialScienceJournals.aspx

۳۷۔ شیر نوروز خان نے ادارہ تحقیقات اسلامی نزد فیصل مسجد اسلام آباد کے سہ ماہی علمی مجلے 'فکر و نظر' کا اشاریہ تیار کیا ہے۔ اس اشاریہ کی پہلی جلد میں فکر و نظر کی پندرہ جلدوں کا اشاریہ ۱۹۷۹ء میں شائع کیا گیا؛ اس کی دوسری جلد میں فکر و نظر کی اگلی پندرہ جلدوں (۱۹۷۸۔۱۹۹۳ء) کا اشاریہ ۱۹۹۹ء میں شائع ہوا۔ تیسری جلد کا اشاریہ طباعت کے مراحل میں ہے۔

۳۸۔ دیکھیے: عابد حسین شاہ (مرتب)، اشاریہ ضیائے حرم (اکتوبر ۱۹۷۰۔ ستمبر ۱۹۹۰ء)، ناشر: بہاؤ الدین زکریا لائبریری بمقام چھونی، چکوال ۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۷ء۔

۳۹۔ دیکھیے: انوار احمد، ڈاکٹر، اشاریہ ماہنامہ شمس الاسلام بھیرہ ۱۹۲۰ء تا ۲۰۱۰ء، مجلس مرکزیہ حزب الانصار پاکستان، ط ا، ۲۰۱۱ء۔

۴۰۔ ادارہ علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب لاہور کے اِس اشاریے کی آخری اشاعت میں ۱۹۵۲ تا ۲۰۱۰ء کے ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی کے مقالات کی فہرست شامل کی گئی تھی۔

۴۱۔ ملاحظہ فرمائیں: احمد خان، ڈاکٹر (مرتب)، قرآن کریم کے اردو تراجم (کتابیات)، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۷ء؛ جمیل نقوی (مرتب)، اردو تفاسیر، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۹۲ء؛ محمد نذیر رانجھا (مرتب)، احادیث کے اردو تراجم، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۹۵ء؛ عارف نوشاہی، پاکستان میں مخطوطات کی فہرستیں (کتابیات)، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۸ء؛ ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی (مرتب)، جامع فہرست مطبوعات پاکستان: اسلامیات (حصہ دوم ۱۹۷۳۔۱۹۸۳ء)، نیشنل بک کونسل آف پاکستان، اسلام آباد، ط ا، ۱۹۸۸ء؛ فہرست قومی نمائش کتبِ سیرت ۱۹۸۴ء، ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی، اسلام آباد، س ن۔

۴۲۔ اس مقالہ کی تیاری کے وقت راقم الحروف کے سامنے حکومت پاکستان محکمہ کتب خانہ جات نیشنل لائبریری آف پاکستان کے شائع کردہ تین شمارے تھے۔ تین سَو سے زائد صفحات پر مشتمل 'قومی کتابیات پاکستان ۲۰۰۴ء' کا شمارہ؛ تین سَو پچھتر صفحات پر مشتمل 'قومی کتابیات پاکستان ۲۰۰۹ء' کا شمارہ اور چار سَو سے زائد صفحات پر مشتمل 'قومی کتابیات پاکستان ۲۰۱۱ء' کا شمارہ۔ ان میں ہزاروں کتب کا تعارف شامل ہیں۔ یہ کتب فلسفہ، نفسیات، تقابل ادیان، سماجی علوم، لسانیات، طبعی علوم، ریاضی، عملی علوم یعنی صنعت و حرفت، فنون و کھیل تماشے، ادبیات، جغرافیہ، سوانح اور تاریخ سے متعلق ہیں۔ پی ڈی ایف شماروں کے لیے ملاحظہ فرمائیں: www.nlp.gov.pk/booking.html

۴۳۔ دیکھیے: سورۃ طہ، ۲۰: ۱۱۴۔

۴۴۔ اس سلسلے میں جامعہ کراچی کے شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ کے علمی مجلہ 'جریدہ' کا شمارہ نمبر ستائیس کا مطالعہ بہت مفید ہو گا۔ پانچ سَو سے زائد صفحات پر مشتمل یہ شمارہ ۲۰۰۴ء میں پہلی بار شائع ہوا تھا۔ اس میں مشرق و مغرب میں سرقہ بازی کی تاریخ مدوّن کی گئی ہے۔ اس کے مضامین نے بڑی بڑی شخصیات کی سرقہ بازی کا انکشاف کیا ہے۔ محققین کے لیے یہ شمارہ بہت سبق آموز ہے۔